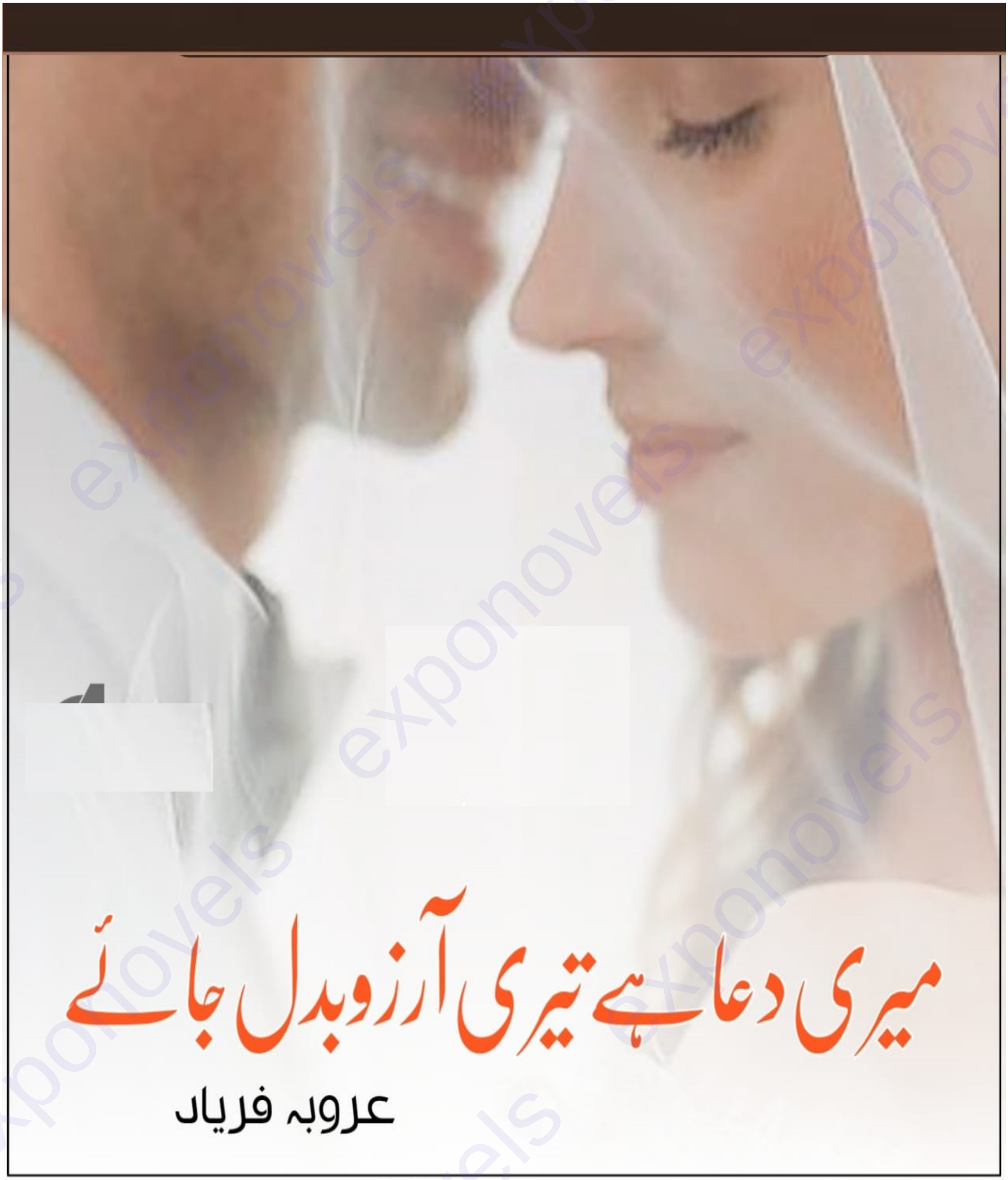
میری دعا ہے تیری آرزو بدل جائے
عروبہ فریاد

میری دعا ہے تیری آرزو بدل جائے

عروبہ فریاد

خان منزل کے ٹیرس پر جھولے میں بیٹھی اجالا خاموشی سے نجانے کونسی دنیا میں پہنچی ہوئی تھی۔
وہیں تھوڑے فاصلے پر آیان، امثال اور عمیر قہقے لگانے میں مصروف تھے۔
ہر ویکینڈ پہ وہ سب کزنز کسی ایک کے گھر محفل لگائے ہوتے تھے۔
وہ تینوں ہنس مکھ طبیعت کے مالک تھے۔ جبکہ اجالا تھوڑی کم گو واقع ہوئی تھی وہ ان کے گروپ میں تو شامل تھی لیکن ان کی شرارتوں میں بہت کم شریک ہوتی تھی۔
اس وقت بھی وہ تینوں یونیورسٹی میں کسی سٹوڈنٹ کے بولنے کے انداز کی نقلیں اتارنے میں مصروف تھے اور وہ ان سب سے الگ خاموش بیٹھی کچھ سوچ رہی تھی۔
کافی دیر بعد عمیر کو خیال آیا کہ ایک اور وجود بھی ان کے ساتھ موجود ہے تو وہ اٹھ کے جھولے کی پشت پر پہنچا اور شعر پڑھا۔
شاعروں کی بستی میں سناٹا۔۔۔۔ خیر تو ہے؟

کوئی اپنا مل گیا یا۔۔۔۔۔۔۔۔انتقال کر گئے ہو؟

خیر تو ہے آج شاعر تو خاموش اور تم شاعری کر رہے ہو۔

آیان نے حیرانی سے کہا۔

وہی یار میں بھی تو یہی استفسار کر رہا ہوں مگر انہی کی زباں میں کہ آج کل اتنا سناٹا کیوں ہے۔

ہاں تم صحیح کہہ رہے ہو میں بھی کئی دنوں سے نوٹ کر رہی ہوں لوگ کافی چپ چپ ہیں۔امثال نے بھی عمیر کی باتیں سے اتفاق کیا۔

ہاں بھئی اجالا !

کیا سین ہے آج کل بڑی شہر خموشاں کی سی کیفیت طاری کی ہوئی ہے کہیں عشق وشق تو نہیں ہو گیا،

عمیر نے اسے چھیڑا،

جی نہیں ایسی خرافات میرے دماغ میں نہیں آتی، میں بس فضول باتیں زرا کم کرتی ہوں،

عشق وشق آپ ہو ہی مبارک ہو۔۔

ویسے بھی خاموشی عبادت ہے آپ لوگ بھی ٹرائی کیجیے گا۔

میرا خیال ہے بہت رات ہو گئی ہے اپنے اپنے آشیانوں کا رخ کر لینا چاہیے کیوں بھائی؟

اجالا نے گھڑی دیکھتے ہوئے آیان سے پوچھا

ہاں صحیح کہہ رہی رہو، چلو چلتے ہیں۔

عمیر تم چل رہے ہو یا یہیں قیام پذیر ہونے کا ارادہ ہے۔

آیان نے عمیر سے پوچھا جو امثال کی طرف دیکھنے میں مگن تھا۔

نہیں نہیں میں بھی چلتا ہوں ماں، بابا ویٹ کر رہے ہونگے۔

اللہ حافظ امثال۔ اجالا کہہ کر اپنا حجاب سیدھا کرتے ہوئے نیچے کی طرف بڑھی۔

اللہ حافظ آیان۔

امثال نے عمیر اور اجالا کو اگنور کرتے ہوئے صرف آیان کو اللہ حافظ بولا۔

عمیر کو امثال کی اس حرکت کا بہت برا لگا مگر وہ لب بھینچ کر رہ گیا۔ کیوں کہ وہ جانتا تھا کہ اس سب میں آیان کی کوئی غلطی نہیں تھی۔

تقریباً سب ہی جانتے تھے کہ عمیر امثال میں انٹرسٹڈ ہے۔ آیان کو بھی برا لگا مگر سر جھٹک کر گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔

عمیر بھی چپ چاپ اس کے ساتھ چل دیا۔

باہر نکل کے تھوڑے فاصلے پر دو ایک جیسے بنگلے تھے جن میں سے ایک کے گیٹ پر اجالا آیان کے انتظار میں کھڑی تھی۔

وہ دونوں اس کے پاس پہنچے تو عمیر اللہ حافظ گائز کہتے ہوئے اپنے گھر کی طرف مڑا۔

اللہ حافظ ،اجالا نے آہستگی سے کہا

اللہ حافظ۔ صبح ملتے ہیں آیان کہتے ہوئے اندر کی طرف چل دیا۔

★★★★★★★★★★★★★★★

اسلام آباد اتاترک ایوینیو میں بنے ان دو ایک جیسے خوبصورت بنگلوں کے مالک ارتضیٰ احمد کاظمی اور مرتضیٰ احمد کاظمی آپس میں کزنز ہونے کے ساتھ ساتھ بہت اچھے دوست بھی تھے۔

ان کی روایت کو قائم رکھتے ہوئے ان کے بچوں نے بھی یہ دوستی برقرار رکھی تھی جو رفتہ رفتہ رشتہ داری میں بدل گئی۔

★★★★★★★★★★★

ارتضیٰ احمد کاظمی کی شادی ان کے ماموں کی بیٹی عائشہ بیگم سے ہوئی جو بہت ہی ملنسار، فرمانبردار اور وفا شعار شریک حیات ثابت ہوئیں۔

انہیں اللہ سبحانہ وہ تعالی نے ایک نعمت اور ایک رحمت سے نوازا تھا۔ بڑے بیٹے نہال ارتضیٰ کاظمی اور ان سے چھوٹی یشعل ارتضیٰ کاظمی تھیں۔

★★★★★★★★★★★★

مرتضیٰ احمد کاظمی کی شادی عائشہ بیگم کی بہن فاطمہ بیگم سے ہوئی جو ان کی طرح سلیقہ مند، وفا شعار اور مثالی بیوی تھیں مگر ان کا اور مرتضیٰ احمد کاظمی کا ساتھ بہت قلیل رہا۔ انہیں بھی اللہ نے کمال مرتضیٰ کاظمی اور سجل مرتضیٰ کاظمی کی صورت میں نعمت اور رحمت عطا کی تھی۔

★★★★★★★★★★★★★

ان دونوں کے سکول کے زمانے کے ایک اور جگری دوست سہیل احمد خان تھے جنہوں نے اپنی دوستی کو مضبوط کرنے کے لیے کاظمی ھاؤس اور کاظمی ولا سے کچھ فاصلے پر گھر بنالیا تھا ان کی شادی اپنی چچازاد مرواخانم سے ہوئی۔ ان کی بھی دو اولادیں تھیں مہراب سہیل خان اور عدن سہیل خان۔

★★★★★★★★★★★

اپنی پرانی دوستی کو مضبوط بنانے اور نئی رشتہ داریوں کے جھنجھٹ سے بچنے کے لیے ان لوگوں نے اپنے بچوں کی آپس میں شادیاں کرنے کا سوچا

بچوں کو بھی اپنے والدین کی خواہش پر کوئی اعتراض نا تھا الٹا ان کی خود بھی یہی خواہش تھی۔

یوں ایک دن کمال مرتضیٰ کاظمی اور عدن سہیل خان۔ مہراب سہیل خان اور یشعل ارتضیٰ کاظمی اور نہال ارتضیٰ کاظمی اور سجل مرتضیٰ کاظمی رشتۂ ازدواج میں منسلک ہو گئے۔

کمال مرتضیٰ کاظمی پولیس اے ایس پی تھے۔

کمال مرتضیٰ کاظمی اور عدن سہیل خان کو اللہ سبحانہ وتعالی نے ایک ہی فرزند عطا کیا، عمیر کمال کاظمی

نہال ارتضیٰ کاظمی کا خود کا کاظمی انڈسٹریز کے نام سے کنسٹرکشن میٹیریل کا بزنس تھا۔ نہال ارتضیٰ کاظمی اور سجل مرتضیٰ کاظمی کی دو اولادیں تھیں۔

بڑا بیٹا آیان نہال کاظمی اور چھوٹی گڑیا اجالا نہال کاظمی

مہراب سہیل خان کا بھی خود کا بزنس تھا، خان ٹیکسٹائل۔ مہراب سہیل خان اور یشعل ارتضیٰ کاظمی کی ایک ہی بیٹی امثال مہراب خان تھی۔

باپ دادا کے نقش قدم پر چلتے ہوئے چاروں بچے بھی آپس میں دوست تھے بچپن سے کالج تک اور اب یونیورسٹی میں بھی وہ ساتھ پڑھتے آئے تھے۔ انٹرمیڈیٹ تک ان سب کے مضامین ایک ہی تھے مگر اب یونیورسٹی میں

اجالا نے اپنا مضمون الگ کر لیا تھا۔ آیان، عمیر اور امثال بی بی اے کر رہے تھے اور اجالا نے بی ایس انگلش آنرز میں داخلہ لیا تھا۔ مگر یونیورسٹی ایک ہی تھی اور وہ آتے جاتے بھی ساتھ ہی تھے۔

★★★★★★★★★★★★
★★★★★★★★★★★★★★★★

ہمدرد یونیورسٹی کے مین گیٹ پر سیاہ کرولا سے ٹیک لگائے آیان، اجالا اور امثال تقریباً اکتائے ہوئے لگ رہے تھے۔

یہ عمیر کہاں رہ گیا آج ؟۔ ابھی تک نہیں آیا۔ فون بھی آف کا رہا ہے اس کا۔

آیان نے ادھر ادھر نظریں گھماتے استفسار کیا۔

رہنے دیں ہم چلتے ہیں جب اسے آنا ہوا خود ہی آجائے گا۔

امثال نے مشورہ دیا۔

نہیں یار ایسے کیسے چل دیں، کلاس بھی ہماری ایک ہی ہے اور ابھی سٹارٹ ہونے میں بھی ٹائم ہے۔ آیان نے جواب دیا۔۔

بھائی! کہیں ایسا تو نہیں ان کی طبیعت وغیرہ خراب ہو اس لیے نہیں آئے، ویسے تو وہ بلاوجہ کبھی لیٹ نہیں ہوتے۔ اتنی دیر سے خاموش کھڑی اجالا نے بھی گفتگو میں حصہ لیا۔

ہم نے ایسے ہی اسے سر چڑھایا ہوا ہے۔ میں ابھی بھی کہتی ہوں ہم چلتے ہیں جب آنا ہوا وہ آجائے گا۔

امثال نے پھر ان دونوں کی فکرمندی کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے اپنی بات دہرائی۔

نہیں اگر اس نے نہیں آنا ہوتا کال کر کے بتا دیتا نہ ، آیان نے اجالا کی بات کی تردید کی۔

السلام وعلیکم گائیز ! آگیا میں۔

معذرت خواہ ہوں اگر میری وجہ سے آپ کو کسی پریشانی کا سامنا کرنا پڑا تو۔۔

وعلیکم السلام ! نہیں یار بس تمہارا فون بند تھا تو ٹینشن ہو رہی تھی۔ آیان نے کہا۔

وعلیکم السلام۔

چلیں میری کلاس کا ٹائم ہو گیا۔

اجالا کہتے ہوئے اپنے ڈیپارٹمنٹ کی طرف چل دی۔

چلیں ہم بھی چلتے ہیں امثال نے عمیر کو مکمل اگنور کرتے ہوئے کہا۔

وہ ہمیشہ سے ہی ایسے کرتی تھی۔ عمیر جتنی اسے زیادہ اہمیت دیتا تھا وہ اسے اتنا ہی اگنور کرتی تھی۔ اس کے مطابق انسان کو ایسا نہیں ہونا چاہیے کے وہ کسی کے لیے اپنی عزت نفس داؤ پر لگا دے۔ خواہ اگلا شخص کتنا ہی پیارا کیوں نہ ہو۔ اور اجالا کا ماننا تھا کہ محبت محرم رشتوں میں ہوتی ہے جس کے لیے انسان ہر قسم کی قربانی دے سکتا ہے۔ نا محرم کی محبت محبت نہیں صرف جذباتیت اور حماقت ہے۔ اگر آپ کو کوئی پسند ہے تو اس کی رضامندی سے رشتہ جوڑ لینا چاہیے جس میں عزت، بھروسہ اور وفاداری ہو۔ اگر ہم زبردستی کسی کو زندگی میں شامل کرتے ہیں تو اس رشتے میں عزت اور بھروسہ نہیں ہوتا۔ ایسے بے وقعت رشتوں سے سوائے ذلت کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

★★★★★★★★★★★★★★★★

اجالا بیٹا جلدی سے کچن میں آؤ نہیں تو آج مار پڑنی ہے آپ کو مجھ سے۔

یونیورسٹی سے آ کے ظہر کی نماز پڑھ کے فوراً وہ اسائنمنٹ لے کے بیٹھ گئی تھی۔

ابھی عائشہ بیگم کی آواز سن کے اس نے گھڑی کی طرف نگاہ ڈالی تو احساس ہوا کہ تین گھنٹوں سے وہ مسلسل کام میں مصروف ہے۔

دس منٹ کے بعد وہ کام ختم کر کے باہر لاؤنج میں آئی۔

السلام و علیکم ماں جی!

لاؤنج میں آتے ہوئے وہ عائشہ بیگم سے مخاطب ہوئی۔

(یشعل ارتضیٰ کاظمی اور نہال ارتضیٰ کاظمی کی دیکھا دیکھی سب بچے انہیں ماں جی کہتے تھے۔ بزرگوں میں سے باقی سب رحلت فرما چکے تھے ایک وہی حیات تھیں۔

یوں تو وہ سب بچوں سے بہت پیار کرتی تھیں مگر اجالا ان کی کچھ زیادہ ہی لاڈلی تھی۔ بقول عمیر کے اجالا کی شکل ارتضیٰ احمد کاظمی سے ملتی ہے اس لیے ماں جی اس سے زیادہ پیار کرتی ہیں۔)

مت کیوں مجھے ماں جی اگر میری بات نہیں سنتی تو۔۔۔

انہوں نے پکی والی ناراضگی کا اظہار کیا۔

ماں جی اب کونسا جرم سرزد ہو گیا مجھ سے۔۔اس نے بچوں والی شکل بنا کر پوچھا؟

کتنا بار کہا ہے ٹائم پہ کھانا کھالیا کرو۔ شکل دیکھی ہے اپنی اتنا سا منہ نکل آیا ہے۔ جیسے ساری دنیا کی پڑھائی کا تم نے ہی ٹھیکا لے رکھا ہے۔ کہیں نہیں بھاگی کا رہی یہ اسائنمنٹس۔

سوری ماں جی! آئندہ خیال رکھوں گی۔

یہ باقی تین بھی تو تمہارے ساتھ پڑھتے ہیں انہیں تو کبھی ہلکان ہوتے نہیں دیکھا۔انہوں نے پاس بیٹھے فون میں سر دیے آیان پر چوٹ کی۔

وہ ایکچولی ماں جی یہ لاپرواہ لوگ ہیں ٹائم پہ کام کر لیا جائے ناتو پھر آخری دن کو دوسروں کی منتیں نہیں کرنی پڑھتی۔

اجالا نے حساب برابر کیا۔

اٹس ناٹ فئیر ماں جی آپ اس کی سائیڈ لیتے ہوئے ان ڈائریکٹلی ہماری انسلٹ کررہی ہیں۔آیان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

چھوڑاسے تو میرے ساتھ چل میں تجھے تمہاری پسند کا پراٹھا رول بنا کر دیتی ہوں۔وہ اجالا کو ساتھ لیتی ہوئی کچن کی طرف چل دیں۔

★★★★★★★★★★★★★★★★

السلام و علیکم عدن آنٹی کیسی ہیں اپ؟

آیان عمیر کے گھر میں داخل ہوا جہاں عدن لاؤنج میں ہی بیٹھی تھیں۔

وعلیکم السلام بیٹا!اللہ پاک کا شکر۔تم کیسے ہو،آج بڑے دنوں بعد ادھر کا چکر لگایا۔

بس آنٹی،باقی آج ادھر کی ہی باری ہے۔

عمیر کہاں ہے۔

اپنے کمرے میں ہے بیٹا۔کل سے کچھ چپ چاپ سا ہے

وہ فکرمندی سے گویا ہوئیں۔

چلیں میں دیکھتا ہوں۔۔

وہ اس کے کمرے میں داخل ہوا تو وہ پردے گرائے اندھیرا کیے آنکھوں پہ بازو رکھ کے لیٹا ہوا تھا۔

عمیر!خیر تو ہے۔ایسے کیوں لیٹا ہوا ہے تو..

صبح بھی تو لیٹ ہو گیا تھا۔کلاس میں بھی بس غائب دماغی سے بیٹھا رہا۔آیان نے ایک ساتھ اپنی نوٹ کی ہوئی سب باتیں کہہ ڈالی۔

سب ٹھیک ہے یار، بس زرا سر میں درد تھا تو ایسے ہی فکر مند ہو رہا ہے۔ میڈیسن کی تھی اب ٹھیک ہوں۔

اچھا۔ڈسٹرب تو نہیں کر دیا؟

نہیں یار کافی ٹائم سے ریسٹ کر رہا تھا اب میں بھی سوچ رہا تھا اٹھ کے تجھے کال کروں یا ادھر کا چکر لگا آؤں۔

اچھا ہوا تو خود ہی آ گیا

★★★★★★★★★★★★★★★

ہائے اجالا!، ہائے سجل آنی!

اجالا کچن میں ڈنر کی تیاری میں ماما کی ہیلپ کر رہی ہے تھی۔ جب امثال ان کے گھر داخل ہوئی۔

آؤ امثال بیٹا ماما کیسی ہیں؟ کافی دنوں بعد ادھر کا چکر لگا۔

ماما ٹھیک ہیں اور ہم لوگ بس کبھی ادھر کبھی عدن آنی کی طرف بس جہاں سب اکٹھے ہو جائیں۔

اچھا چلو صحیح۔ اجالا بیٹا آپ اور امثال بیٹا لاؤنج میں چلیں ماں جی اور نہال صاحب کے پاس،

ڈنر بھی بس ریڈی ہے۔

★★★★★★★★★★★★★★★★★

ڈنر کے بعد وہ دونوں لان میں آ گئیں۔

لان کے ایک نسبتاً تاریک ہونے میں اجالا نے جھولا لگوا رکھا تھا جو اس کی پسندیدہ جگہ تھی۔

بقول آیان کے۔ اجالا کا کمفرٹ زون۔

وہ دونوں جھولے پہ بیٹھی ادھر ادھر کی باتیں کر رہی تھیں۔

یہ آیان نظر نہیں آیا جب سے میں آئی ہوں امثال نے اچانک پوچھا؟

وہ بھائی عمیر کی طرف گئے ہیں اس کی طبیعت کچھ خراب تھی تو اس لیے۔

اجالا نے مفصل جواب دیا۔

اچھا امثال! اگر تم برا نہ مناؤ تو ایک بات پوچھوں؟

اجالا نے کچھ توقف کے بعد پوچھا۔

یار! ہم بچپن کے دوست ہیں ہمارے درمیان یہ فار میلٹیز کیسی! بلا جھجک پوچھو۔

امثال نے خوشدلی سے جواب دیا۔

دیکھو سب جانتے ہیں کہ عمیر تم میں انٹرسٹڈ ہے اور تم ہمیشہ اسے اگنور کرتی ہو۔ دیکھو اگر وہ تمہارے لیے سیریس ہے تو ایٹ لیسٹ سب کے سامنے اس کی انسلٹ مت کیا کرو۔

اجالا!! میں اگر اپنے دل کی بات کہوں تو میرا دل اس ریلیشن کے لیے رضامند نہیں ہے۔

میں عمیر کی انسلٹ نہیں کرتی میں بس اس لیے اگنور کرتی ہوں کے کہیں اسے کوئی ایسی امید نہ ہو جائے جہاں سے واپسی کا کوئی راستہ باقی نہ رہے۔

میں یہ نہیں کہتی کہ عمیر غلط ہے یا اس کے جذبات غلط ہیں مگر میرے ذہن میں جو ایک لائف پارٹنر کا امیج ہے وہ عمیر سے بہت الگ ہے اور مجھے ایسے مرد بالکل پسند نہیں ہیں جو بے دریغ ایک غیر کے لیے اپنے جذبات لٹاتے پھریں۔

اجالا!! میرے دل میں اس کے لیے کوئی فیلنگز نہیں ہیں۔اور زبردستی اگر دل مار کے رشتہ بنالیا جائے اور کسی ایک کی فیلنگز کے کمپرومائز کر لیا جائے تو ایسے رشتوں میں سکون اور اطمینان نہیں ہوتا زندگی کٹ تو جاتی ہے مگر مشکل سے۔اور میرا ایسے مجبوری کے رشتے میں زندگی گزارنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔

آئی ایم رئیلی سوری یار! اگر تمہیں برا لگا تو۔اجالا نے قدرے ندامت سے کہا،

نہیں یار تمہیں شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔تم نہ کرتی تو میں خود تم سے کبھی یہ بات ضرور ڈسکس کرتی۔

اپنی طرف سے تو اس نے اپنا دل کا غبار ہلکا کر لیا تھا مگر اس بات سے بے خبر کے کسی کے دل پہ چھریاں چلی تھیں پیچھے کھڑے دو ہیولے ان کے درمیان ہونے والی ساری کنورسیشن سن چکے تھے۔

★★★★★★★★★★★★★★★★

یہ ہمارے صاحبزادے کہاں ہوتے ہیں آجکل! نظر نہیں آرہے؟

کمال صاحب لاؤنج میں آتے ہوئے عدن بیگم سے بولے۔

وہ آیان آیا تھا تو اس کے ساتھ چلا گیا اب پتہ نہیں بھائی صاحب (مہراب سہیل) کی طرف گیا یا آیان کے ساتھ۔

کیا خیال ہے جناب کو پابند کرنے کے متعلق؟ کیوں نہ ان کا بھی بندوبست کیا جائے۔کم از کم گھر تو رہیں گے نا۔۔

انہوں نے عمیر کی شادی کی بات چھیڑ دی۔

کمال صاحب ! خان خاندان سے تعلق تو میرا ہے اپکو بیٹے کی اتنی جلدی شادی کی کیا پڑ گئی۔ عدن بیگم مسکراتے ہوئے بولیں۔

وہ کیا ہے نا بیگم اب عرصے سے آپ کے ساتھ ہوں کچھ تو اثر ہونا ہی ہے۔ وہ بھی مسکراتے ہوئے گویا ہوئے۔

اچھا جی ! ویسے کیا خیال ہے کہاں کرنی ہے عمیر کی شادی !
شادی تو خیر اس کے سٹڈیز سے فری ہونے کے بعد کریں گے۔ ابھی انگیجمنٹ وغیرہ کر لیتے ہیں کافی ٹائم سے ہمارے گھروں میں کوئی فنکشن نہیں ہوا۔ ویسے کوئی لڑکی ہے آپ کی نظر میں ؟ انہوں نے تفصیل سے اپنا موقف بیان کر ڈالا۔
میرے خیال سے عمیر کا بچپن سے امثال کی طرف انٹرسٹ ہے۔ وہی اس کی پسند ہے۔ باقی آپ اس سے پوچھ لیں۔

★★★★★★★★★★★★★★★★

کسی ناقدرے شخص سے محبت کرنے کی مثال ایسے ہے جیسے ہم کسی کو سونے کے برتن میں آب حیات پیش کرتے ہیں اور وہ ہونٹوں سے لگانے کے بجائے اپنے پیر دھولیتا ہے۔

اپنی اہمیت جاننے کے بعد کسی کے پیچھے رہنا حماقت اور بے عزتی ہے۔

اپنے جذبات اور احساسات کی ناقدری پر عمیر کا دل خون کے آنسو رو رہا تھا

ساری رات ٹیرس کی دیوار کے ساتھ کافی پیتے ہوئے گزری تھی اور صبح تک اسے سخت بخار ہو چکا تھا۔

★★★★★★★★★★★★★★★★

دوسری طرف آیان بھی کافی پیتے ہوئے اپنے دوست کے متعلق سوچ رہا تھا۔اس کا تو خیال تھا کہ وہ آج عمیر سے بات کرے گا کہ امثال سے بات کر کے شادی کی بات کرے۔
مگر سوچنے سے کیا ہوتا ہے۔۔

★★★★★★★★★★★★★★★★
✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿

ہر حال میں ہنسنے کا ہنر پاس تھا جن کے
وہ رونے لگے ہیں، کوئی بات تو ہو گی۔

✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿

نہال صاحب فون پر بات کرتے ہوئے مہراب صاحب کی طرف نکل ہی رہے تھے(آج ان سب کا آف تھا)تو نہال صاحب، کمال صاحب اور محراب صاحب نے ساتھ سپینڈ کرنے کا پلین کیا ہوا تھا۔

اجالا یونیورسٹی اور امثال، آیان اور عمیر کی آج کلاس نہیں تھی تو وہ گھر پر ہی تھے۔
عائشہ بیگم آیان کو لے کر اپنی بہن کے ہاں گئی ہوئیں تھیں۔

✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿

السلام و علیکم اجالا!
اجالا جو گیٹ پر آیان کے آنے کا ویٹ کر رہی تھی کہ پیچھے سے کسی کی آواز آئی۔
یہ زوہان علی تھا۔ اجالا کا سینئیر اور اس کے ڈیپارٹمنٹ کا سب سے سنجیدہ اور ہونہار سٹوڈنٹ، جو ہمیشہ اپنے کام سے کام رکھتا تھا۔
اجالا نے حیرت سے اسے دیکھا۔
و علیکم السلام! آپ کو کوئی کام ہے؟
جی! ایکچولی اجالا زیادہ ٹائم نہیں لوں گا بس کچھ بات کرنی ہے۔ وہ ڈائریکٹ پوائنٹ پہ آیا۔
اجالا نے ادھر ادھر دیکھا کافی لڑکیاں ان کی طرف متوجہ تھیں۔
میں جانتا ہوں ایسے گیٹ پر بات کرنا آپ کو عجیب لگ رہا ہے مگر میں کافی ٹائم سے آپ سے بات کرنا چاہ رہا تھا مگر کبھی موقع نہیں مل سکا۔
ایکچولی اجالا! میرے پیرنٹس میری شادی کرنا چاہ رہے ہیں۔ اور میرے ذہن میں جو لائف پارٹنر کا خاکہ ہے آپ اس پر پوری اترتی ہیں۔ کیا آپ اس رشتے کے لیے راضی ہیں۔

سوچ کر ضرور جواب دیجیے گا۔ اگر آپ کو کوئی اور پسند ہے تو بھی بتادیجیے گا۔

دیکھیے۔ میں کسی کو پسند نہیں کرتی اور میرے بارے میں جو بھی فیصلہ کریں گے۔ میرے پیرنٹس اور بھائی کریں گے۔ میں آپ کو کوئی امید نہیں تھمارہی۔ لیکن اگر آپ سیریس ہیں تو میرے پیرنٹس سے کونٹیکٹ کیجیے گا۔

پاس ہی کسی کو پہلے بہت غصہ آیا تھا مگر اجالا کا جواب سن کر اچھالگا تھا۔

✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿

وہ سب باتیں میں مشغول تھے کہ نہال صاحب کا فون رنگ ہوا۔

جب وہ واپس آئے تو کمال صاحب نے پوچھا کیا ہوا سب ٹھیک ہے نا؟

ہاں سب ٹھیک ہے آیان کی کال تھی کہ وہ ماں جی کو لے کے گیا ہے۔ میں اجالا کو یونیورسٹی سے لے لوں وہ ویٹ کررہی ہو گی۔

تو کوئی بات نہیں عمیر گھر ہی ہے میں اسے بولتا ہوں وہ لے آتا ہے اسے

✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿

وہ جو رات سے مجنوں بنا ہوا تھا ابھی اٹھ کے شاور لیا تو طبیعت میں کچھ بہتری محسوس ہوئی تھی۔

ناشتہ تو نہیں کیا بس عدن صاحبہ نے زبردستی دودھ کا گلاس دیا تھا۔

وہ لاؤنج میں ہی صوفے پر آڑا ترچھا لیٹا ہوا تھا کہ عدن بیگم چلی آئیں۔

عمیر بیٹا وہ تمہارے بابا کی کال تھی وہ کہہ رہے ہیں کہ آیان ماں جی کے ساتھ کسی کام سے گیا ہے تم اجالا کو یونیورسٹی سے لے آؤ۔

جلدی جاؤ میری بیٹی ویٹ کر رہی ہو گی۔

عدن بیگم کو بیٹی کی بہت خواہش تھی مگر ان کی قسمت میں صرف ایک بیٹا ہی لکھا تھا مگر جب اجالا کی پیدائش ہوئی تو انہیں لگا جیسے ان کی کمی پوری ہو گئی ہے۔یوں تو وہ امثال سے بھی بہت پیار کرتیں تھیں مگر اجالا انہیں زیادہ ہی پسند تھی۔وہ تو چاہتی تھیں کہ وہ اجالا کو ہمیشہ کے لیے اپنی بیٹی بنالیں مگر عمیر کا امثال کی طرف جھکاؤ دیکھ کر وہ اپنی خواہش دل میں دبا کر رہ گئیں۔

✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿

عمیر جب یونیورسٹی پہنچا تو زوہان اجالا سے بات کر رہا تھا وہ خاموشی سے آکر گاڑی میں بیٹھ کر ہارن دیا۔

اجالا اسے دیکھتے ہی گاڑی کی طرف آگئی۔

بلیک ڈریس میں وہ کافی پیاری لگ رہی تھی۔اس کے آتے ہی عمیر نے فرنٹ ڈور کھول دیا اور اس بیٹھتے ہی گاڑی آگے بڑھا دی۔

کچھ فاصلہ ہی طے کیا تھا کہ آگے گاڑیوں کی لمبی قطار دیکھ کر اسے اچانک بریک لگانے پڑی۔ گاڑی تو ایک جھٹکے سے رکی۔ اجالا نے تو ڈیش بورڈ پر ہاتھ رکھ کر خود کو بچایا مگر عمیر کا سر سٹیرنگ سے کا ٹکرایا۔

اجالا بے اختیار آگے ہوئی۔ آپ ٹھیک تو ہیں؟

اس کے لہجے میں فکر مندی تھی۔

عمیر کو خون تو نہیں نکلا مگر کافی چوٹ لگی تھی ماتھے نیل پڑ گیا تھا۔

ہاں آئم او کے۔

اجالا نے ہاتھ آگے بڑا کر اس کی چوٹ دیکھنا چاہی مگر ایسے محسوس ہوا جیسے کسی تپتی چیز کو چھو لیا ہو۔

آپ کو تو ٹمپریچر ہے اور اوپر سے چوٹ بھی لگ گئی۔

کوئی بات نہیں۔ اندرونی چوٹوں سے زیادہ نہیں ہے۔ ٹھیک ہو جائے گی۔

اجالا کو عمیر آج کچھ عجیب لگ رہا تھا ایک اس کی کنڈیشن اور دوسری اس کی باتیں، یہ وہ پہلے والا عمیر تو ہر گز نہیں تھا اسے تشویش ہوئی۔

عمیر کیا ہوا ہے آپ کو اتنے اپ سیٹ کیوں ہے آپ؟

عمیر کو نجانے کیوں اس سے کچھ چھپانا اچھا نہیں لگا۔

رات کو ہم نے تمہاری اور امثال کے درمیان ہونے والی ساری کنور سیشن سن لی تھی۔ میں نہیں جانتا تھا کہ وہ میری محبت اور فیلنگز کو کا انداز میں لے رہی ہے۔

آپ اس بات کو خود پر سوار کیوں کیے ہوئے ہیں چھوڑیں جانے دیں اس۔

چھوڑ تو چکا ہوں لیکن آپ نہیں سمجھو گی۔ جذبات کا ضائع جانا بہت بڑا خسارہ ہے۔اس کا لہجہ شکستہ لگ رہا تھا۔

مگر جذبات ضائع کیے ہی کیوں جائیں اس نے دو بدو سوال کیا۔

اجالا ہمیں پہلے تھوڑی پتہ ہوتا ہے کہ ہمارے جذبات ضائع جائیں گے ؟

پہلے تو نہیں پتہ ہوتا مگر اب جب پتہ چل چکا ہے تو سنبھل جائیں نا۔

ٹھوکر لگے تو منزل چھوڑ نہیں دیتے اس سے سیکھ کے انسپیریشن لے کے آگے بڑھتے ہیں۔

مگر میں ٹوٹ چکا ہوں، اجالا کہنا آسان ہے مگر سنبھل جانا اتنا آسان نہیں ہوتا۔

میں سمجھ سکتی ہوں مگر آپ کوشش تو کر سکتے ہیں نا۔

ہر بار ٹوٹ جانے کا مطلب اختتام نہیں ہوتا۔ کبھی کبھی ایک نئ زندگی کا اغاز بھی ہوتا ہے۔

ایسے آپ جو خود کو تکلیف دے رہے ہی ایسے کسی پر کوئی اثر نہیں پڑنے والا مگر میری ایک بات یاد رکھیے گا کہ آپ کے ماں باپ بھی ہیں جن کا آپ کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے۔عدن آنی نے مجھے ہمیشہ بیٹی سمجھا ہے اور اپنی ماں سے کہیں بڑھ کے پیار دیا ہے میں اپنی ماں کو ہرٹ ہوتا ہوا نہیں دیکھ سکتی۔

اتنے میں ٹریفک کھل گئ اور پھر سارے راستے ان کے درمیان کوئی بات نہیں ہوئی۔

گاڑی رکی تو اجالا باہر نکلنے ہی والی تھی کہ عمیر کی آواز آئی۔

رکو اجالا۔ تھینک یو۔ مجھے نہیں پتہ تھا کہ میری بچپن سے خاموش رہنے والی ڈول جب کبھی بولے گی تو میرے لیے اتنا ایفیکیٹو ہو گا۔ بھٹک گیا تھا میں، راستہ بھول گیا تھا، بہت شکریہ واپس لانے کے لیے۔

شکریہ کی کوئی بات نہیں۔ بس آج یہ سوگ ختم کریں اور کل میں آپ کو ایسے نا دیکھوں۔ مجھے بھی بچپن کا سمجھدار والا پرنس چاہیے، عدن ماما کا پرنس۔

اللہ حافظ

اللہ حافظ، عدن ماما کی پرنسس آخری الفاظ لب تک پہنچنے سے پہلے ہی مسکرا دیا۔

✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿.

🌻🌻🌻🌻🌻🌻🌻🌻🌻🌻🌻🌻🌻🌻🌻🌻

عمیر فریش سا اچھے سے ڈریس اپ ہو کر آیان کے گھر داخل ہوا۔

السلام وعلیکم ماں جی!

وعلیکم السلام بیٹا! کیسے ہو؟

میں،، بہت اچھا اور ہینڈسم۔

آپ کیسی ہی پیاری لیڈی۔

میں بھی بہت اچھی اور پیاری انہوں نے بھی شرارت سے جواب دیا۔

اتنے میں آیان یونیورسٹی کے لیے تیار نیچے لاؤنج میں آیا تو عمیر کو دیکھ کر کافی حیران ہوا۔

کیسا ہے یار؟ صبح ہی صبح نازل ہو گیا

بس یار جب تک تیری شکل نا دیکھ لوں میری صبح ہی کہاں ہوتی ہے۔

ماں جی دونوں کی نوک جھوک سے لطف اندوز ہو رہی تھیں۔

اتنے میں سجل کاظمی کی آواز آئی بچوں ناشتہ کر لو۔

وہ سب ڈائننگ ٹیبل پر آ گئے۔

آیان نے اپنے لیے جوس اور سینڈوچ لیا۔ اور آیان کے لیے بھی وہی رکھنے لگا تو اس نے منع کر دیا کہ میں پراٹھا اور چائے لوں گا۔

یہ تم پہ کب سے اجالا کا اثر ہو گیا؟ آیان نے حیرت سے پوچھا

(وہ سب ہلکا پھلکا ناشتہ کرتے تھے صرف اجالا کا ناشتہ پراٹھے کے بغیر مکمل نہیں ہوتا تھا۔)

بس یار دل کر رہا آج میرا۔

اچھا صحیح ہے۔

ناشتہ کرنے دو بچے کو تمہیں اس کے پراٹھا کھانے پر اعتراض ہے یا اجالا کی کاپی کرنے پر،

ماں جی نے آیان سے پوچھا۔

ماں جی مجھے کسی ایک بات پر بھی اعتراض نہیں ہے بس اس میں مجھے آج بہت بدلاؤ نظر آرہا ہے۔

تو اس میں کیا غلط ہے بچہ اتنا خوش نظر آرہا ہے۔

اچھا آپ ناشتہ کریں کچھ نہیں کہتا میں آپ کے بچے کو (اس کی تو میں بعد میں خبر لیتا ہوں).

اجالاناشتہ کرنے میں اس طرح مگن تھی جیسے اس کے علاوہ کوئی اور موجود ہی نا ہو۔

🌻🌻🌻🌻🌻🌻🌻🌻🌻🌻🌻🌻🌻🌻🌻🌻

آج امشال چھٹی پر تھی ان لوگوں کے فائنل اگزامز ہونے والی تھے تو عمیر اور آیان بس ڈیٹ شیٹ کا پتہ کرنے کے لیے آئے تھے۔ گھر سے گاڑی نکالتے ہی آپ عمیر کے سر ہو گیا.

یہ تم اچانک سے اتنے چینج کیسے ہو گئے ؟
مطلب ؟ عمیر نے معصوم بن کر پوچھا۔
مطلب یہ کہ پرسوں امشال کی باتیں سن کر تو بنا کوئی بات کیے چلا گیا تھا اور ساری رات تم نے ٹیرس پر گزاری اور صبح جناب کو بخار تھا زیادہ حیران نہیں ہو مجھے عدن آنی نے بتایا تھا۔ اور میرے پاس تمہیں تسلی دینے کے لیے الفاظ نہیں تھے۔ اسی لیے کل میں تم سے ملنے نہیں آیا اور یہ کایا پلٹ کیسے ہو گئی اچانک ؟

عمیر نے نظریں اجالا کی طرف گھماتے ہوئے جواب دیا۔ بس کل کسی نے سمجھایا کہ میں خود کا ہی نقصان کر رہا ہوں اور سنبھل جاؤں تو مان لی اس کی بات۔

یہ بات تو میں نے بھی کہیں بار کہی تم سے، میری تو کبھی نہیں کرنی، آیان نے لڑاکا عورتوں کے انداز میں پوچھا؟

حفیظ اہل زباں کب مانتے ہیں

بڑے زوروں سے منوایا گیا ہوں

(حفیظ جالندھری)

وہ کیا ہے نا کہ کچھ لوگ ہی ایسے ہوتے ہیں جن کی باتیں دل پر جا کہ اثر کرتی ہیں یا یوں بھی کہہ سکتے ہو کہ انہیں بات منوانے کا فن آتا ہے جو کہ جناب آیان نہال کاظمی کو نہیں آتا۔

چلو جیسے بھی ہوا اچھا ہوا آیان نے خوشدلی سے ہار مان لی۔

وہ چاروں سب کچھ بھلا کر جی جان سے اگزامز کی تیاری میں مگن تھے یہاں تک کہ کھانے پینے کا کوئی ہوش نا تھا۔

ایک ہفتے بعد اگزامز ختم ہوئے تو سب نے سکھ کا سانس لیا۔اب سب کا جی بھر کر نیند پوری کرنے کا ارادہ تھا۔

یونیورسٹی کے گیٹ پر آتے ہی امثال نے اعلان کیا کہ کہیں باہر لنچ کر کے پھر گھر چل کے سوتے ہیں،

For more visit (exponovels.com)

ادھر بڑے سب ان کے شادیوں کے متعلق سوچ رہے تھے۔

کمال صاحب اور عدن لان میں بیٹھے تھے۔

آپ نے عمیر سے بات کی؟ کمال صاحب نے ان سے پوچھا۔

کس بارے میں؟

بیگم صاحبہ شادی کے متعلق کہ کون پسند ہے جناب کو کہ شادی کی بات کی جائے۔

او اچھا۔۔آج اس کا آخری پیپر ہے آئے تو پوچھتی ہوں

کمال صاحب اور نہال صاحب کے ایک مشترکہ دوست تھے جو رشتے میں ارتضیٰ اور مرتضیٰ کاظمی صاحب کے بھتیجے تھے

ان کی بیٹی کی شادی تھی اور انہوں نے دونوں فیمیلیز کو انوائٹ کیا ہوا تھا۔

کمال صاحب ایک کیس میں بزی تھے اور نہال صاحب کی بھی ایک ضروری میٹنگ تھی آیان آجکل عمیر کے ساتھ مل کر بزنس سیٹ اپ میں لگا ہو تھا وہ شہر سے باہر تھا۔ تو ماں جی نے ڈیسائڈ کیا کہ عمیر اور اجالا شادی اٹینڈ کر لیں۔

For more visit (exponovels.com)

عمیر بیٹا جلدی کرو تم تو تیاری میں لڑکیوں کو بھی مات دے دیتے ہو جلدی کرو اجالا ویٹ کر رہی ہے۔
عدن نے عمیر کے کمرے میں آتے ہوئے خفگی سے کہا۔

وہ سیاہ کرتے شلوار میں بہت وجیہہ لگ رہا تھا۔

وہ ماں سے مل کر جلدی سے گاڑی کی چابیاں لے کر باہر نکلا.

جیسے ہی وہ اجالا کو لینے ان کے گیٹ پر پہنچا اجالا گیٹ سے نکل ہی رہی تھی۔

ڈارک گرین فراک اور میچنگ حجاب لیے وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔ عمیر نے ایک پل دیکھ کر پھر سنبھل کر فرنٹ ڈور کھول دیا۔

السلام وعلیکم موم ڈیڈ!

عمیر ڈائننگ ٹیبل پر آتے ہوئے بولا۔

وعلیکم السلام بیٹا ناشتہ کر لیں پھر ایک ضروری بات کرنی ہے آپ سے،

اچھا جی۔

ابھی وہ ناشتہ کر ہی رہے تھے کہ کمال صاحب کا فون رنگ ہوا۔

بیگم صاحبہ ! مجھے ارجنٹلی نکلنا ہو گا آپ بات کر لیجیے گا وہ عجلت میں نکلتے ہوئے بولے۔

ناشتہ تو مکمل کر لیں۔عدن صاحبہ نے پیچھے سے پکارا

For more visit (exponovels.com)

میرے حصے کا آپ کر لیجیے۔

اللہ حافظ ،اللہ حافظ بیٹا۔

اللہ حافظ ڈیڈ۔

❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀

جی موم میرا ہو گیا آپ بو لیے کونسی ضروری بات کرنی تھی مجھ سے
عمیر ناشتہ کر کے ہاتھ صاف کرتے ہوئے بولا۔

بیٹا در اصل اب آپ کی سٹڈیز کمپلیٹ ہو چکی ہیں اور ماشااللہ بزنس کا بھی سیٹ اپ ہو چکا ہے تو میں اور آپ کے ڈیڈ چاہتے ہیں کہ آپ کی شادی کر دی جائے۔
آپ کا کیا خیال ہے ؟
موم یہ کچھ جلدی نہیں ہے ابھی میں صرف ۲۵ کا ہوں۔
بیٹا جی آپ نے ۴۵ کی عمر میں شادی کرنی ہے یہی تو عمر ہوتی ہے شادی کی۔ بس آپ اپنی پسند کے بارے میں بتائیں
میری کوئی پسند نہیں ہے جیسے آپ چاہیں۔اس نے سعادت مندی سے جواب دیا۔
تو پھر میں بھائی سے امثال کے لیے بات کر لوں۔ عدن بیگم نے پوچھا۔

نہیں موم امثال کے علاوہ کوئی بھی۔

پر بیٹا امثال کیوں نہیں آپ کو تو بچپن سے وہ پسند رہی ہے اب یہ انکار کیوں، انہوں نے حیرت سے پوچھا۔

بس موم امثال کے علاوہ کسی کو بھی آپ اپنی بہو بنا سکتی ہیں۔

اچھا ٹھیک ہے میں آپ کے ڈیڈ سے بات کرتی ہوں بھر کوئی اور لڑکی دیکھتے ہیں۔

عمیر بلاوجہ دیر تک آفس میں بیٹھا رہا اچانک ٹائم کا احساس ہوا تو وہ گھر کا رخ کرنے ہی والا تھا کہ اچانک آیان کے آفس کی لائٹ آن دیکھ کے ادھر چلا گیا۔

دروازہ ناک کیا کوئی ریسپونس نہ ملنے پر وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔

آیان کرسی سے ٹیک لگائے نہ جانے کن سوچوں میں گم تھا۔

تو بھی یہیں ہے ابھی تک۔ عمیر نے اس سے پوچھا۔

کیا مطلب؟ وہ الٹا اسی سے پوچھنے لگا۔

مطلب یہ کے رات کے سات بج رہے ہیں میں سمجھ رہا تھا میں لیٹ ہو گیا مگر تو کن سوچوں میں گم ہے۔

یار کچھ نہیں بس بابا نے اجالا کے لیے آئے ایک رشتے کا بتایا تھا بس اسی کے بارے میں سوچ رہا تھا۔

کون لوگ ہیں کہاں کے ہیں؟ عمیر بھی چیئر کھینچ کے بیٹھ گیا۔

تمہیں یاد ہو گیا اجالا کا ایک سینیر تھا زوہان علی نام کا۔

اچھا بندہ تھا، سنجیدہ، سوبر اور ذمہ دار سا، اس کے پیر نٹس آئے تھے۔ بابا لوگوں کو رشتہ کافی اچھا لگا ہے۔ باقی سب کی طرف سے اوکے ہے، کمال انکل، مہراب انکل سب کو پسند ہے بس میری ہاں باقی ہے۔

اجالا سے پوچھا؟ عمیر نے بے اختیار کہا.

ظاہر ہے اس سے پوچھ کے ہی اوکے کیا ہے۔ ایکچولی میں نے اس سے پوچھا تھا کہ تمہیں کوئی بھی پسند ہے تو بتاؤ۔ اس نے کہا جو سب کو پسند وہی اس کی پسند۔

تم جانتے ہونا اس کی سائیکی، اس کا خیال ہے کہ پسند سے شادی کر کے بندہ بعد میں کوئی مسئلہ ہو تو کسی کو الزام نہیں دے سکتا بات خود پر آجاتی ہے اس لیے بہتر ہے ارینج میرج کرو کوئی مسئلہ ہو تو بندہ گلا تو کر سکتا ہے۔

بالکل صحیح کہتی ہے وہ میں نے بھی آج موم کو سب اختیار دے دیا ہے۔ عمیر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

کیا مطلب کیسا اختیار؟ آیان سمجھ نہیں سکا۔

ایکچولی موم نے صبح مجھ سے شادی کے بارے میں بات کی تھی کی اپنی پسند بتاؤ میں نے کہا کیا اپنی مرضی سے کر لیں میری کوئی پسند نہیں.

اور امثال؟ تمہیں امثال سے محبت نہیں تھی؟

امثال کے بارے میں کیا کہوں اس کی باتیں تو تم نے اس دن سن لی تھیں اسے میں لائف پارٹنر کے طور پر پسند نہیں ہوں اور رہی بات محبت کی تو، کسی نے اس دن سمجھایا تھا کہ جہاں عزت نہ ہو وہاں محبت کی کوئی قدر نہیں ہوتی۔ اور محبت تو محرم رشتوں میں ہوتی ہے۔

وہ بس وقتی اٹریکشن تھی ختم ہو گئی۔

بولتے بولتے وہ خیالوں کی دنیا میں پہنچ گیا تھا۔ (جھٹ سے وہ وقت یاد آیا جب اجالا اسے سمجھا رہی تھی کہ ایک محبت کے لیے خود کی طرف سے لاپرواہو کر باقی محبت کرنے والوں اور ماں باپ کو کس جرم کی سزا دے رہے ہو)

او ہیلو! کہاں پہنچ گئے ہو؟ آیان نے کندھے سے پکڑ کر ہلایا تو وہ خوش میں آیا۔

کیا سوچ رہے تھے؟ بس اجالا کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ ابھی کل گڑیا ہمارے ہاتھوں میں کھیلتی تھی اور اب ہم اس کی شادی کی بات کر رہے ہیں۔

عمیر افسردگی سے بولا۔

بس یار رسم دنیا ہے چاہتے ہوئے بھی پاس بٹھا کر تو نہیں رکھ سکتے۔ چلو اب چلتے ہیں گھر والے پریشان ہو رہے ہوں گے۔ کتنی کالز آچکی ہیں۔ آیان بھی افسردہ ہو گیا تھا۔

○○○○○○○.. ❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀
○○○○○○○○○

○○○○○○○○○○○○○○○○

عمیر ابھی آفس سے نہیں آیا؟

کمال صاحب نے لاؤنج میں آتے ہوئے عدن بیگم سے استفسار کیا.

جی اس نے فون کیا تھا کچھ لیٹ ہو گئے وہ لوگ تو ڈنر وہ آیان کے ساتھ ہی کر کے آئے گا باہر سے۔

اچھا صحیح ہے۔آپ نے بات کی تھی؟

جی کر لی تھی۔

چلو پھر کل بات کرتے ہیں نہال بتا رہا تھا کہ اجالا کے لیے بھی کوئی رشتہ آیا ہے لڑکا اچھا لگا مجھے میں نے کہا ہے ہاں کر دو تو ہم بھی عمیر اور امثال کا ایک ساتھ کر دیتے ہیں۔

ویسے میرا تو ارادہ تھا کہ اجالا کو ہم بیٹی بنا کے لے آئیں مگر جیسے بچوں کی خوشی۔

ایک منٹ ! زرا سانس تو لیں ایک ہی ساتھ بولے چلے جا رہے ہیں۔

کدھر آپ ہاں کروا کر آئے نہال بھائی سے بولیں کہ انکار کر دیں اجالا ہماری بیٹی ہے اسی گھر کی رونق بنے گی۔

یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ آپ کا صاحبزادہ تو امثال سے شادی کرنا چاہتا ہے۔

جی نہیں۔اس نے مجھ سے کہا ہے امثال کے علاوہ کوئی بھی کر لیں اپنی مرضی سے۔

یہ تو بہت اچھا ہو گیا۔ میں ابھی بات کرتا ہوں نہال سے

یا ایسے کرتے ہیں ادھر ہی چلتے ہیں ماں جی سے بھی بات کر لیتے ہیں چلو چلیں۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○

ماں جی نہال صاحب اور سجل لان میں بیٹھے تھے جب کمال صاحب اور عدن چلے آئے۔

علیک سلیک کے بعد سجل چائے اور ساتھ کچھ لوازمات لے آئیں۔

کمال دن کو جو میں نے رشتے کے بارے میں بتایا تھا وہ بھابھی کو بتایا؟

ہاں بتایا تھا۔کمال صاحب چائے پیتے ہوئے گویا ہوئے۔

عدن بیٹی ! لڑکا اچھا ہے فیملی بھی اچھی ہے تو کیا خیال ہے ہاں کر دیں؟ ماں جی نے ڈائریکٹ ان سے پوچھا۔

میں اس رشتے سے راضی نہیں ہوں ان کی بات سن کے سب نے حیرت سے ان کی طرف دیکھا۔

ایسے کیا دیکھ رہے ہیں سب۔ میرا مطلب ہے اگر آپ لوگوں کو کوئی اعتراض نہ ہو تو اجالا کو میں نے بچپن سے اپنی بیٹی مانا ہے تو میں اسے گھر لے جانا چاہتی ہوں عمیر کے لیے. انہوں نے پہلے سے حیران لوگوں کو مزید حیرت کے ساتھ ساتھ خوشی کا جھٹکا دیا۔

کیا اس رشتے میں عمیر کی بھی رضامندی شامل ہے، نہال صاحب نے پوچھا۔

جی بھائی صاحب اس نے کہا آپ جہاں مرضی کر دیں اسے قبول ہے

میں تو خود یہی چاہتی تھی میری گڑیا گھر ہی میں رہے مگر مجھے لگا عمیر کو امثال پسند ہے اور وہ اس سے شادی کرے گا۔ ماں جی نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

ہم سب کو یہی لگتا تھا آج صبح اس سے بات کی تو اس نے کہا امثال کے علاوہ کوئی بھی۔ میں تو کل آنا چاہ رہی تھی مگر جب کمال صاحب نے بتایا تو میں ابھی دوڑی چلی آئی کہ کہیں آپ لوگ اس رشتے پر ہاں نا کر دیں۔ سب عدن کی اس اپنائیت اور جلد بازی پر مسکرا دیے۔

For more visit (exponovels.com)

تو میں کیا سمجھوں؟سب لوگ راضی ہیں نا؟کسی کو کوئی اعتراض تو نہیں؟عدن بیگم نے بے صبری سے پوچھا۔

بھابھی بے فکر رہیں کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔بیٹی گھر ہی میں رہے،اپنوں میں رہے۔ماں باپ کو اور کیا چاہیے۔کیوں ماں جی؟ سجل صاحبہ۔

انہوں نے جواب دیتے ہوئے ماں جی اور سجل کاظمی کی رائے مانگی۔

بھئی مجھے سب بچے ہی پیارے ہیں مگر اجالا میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔میں کیسے دور جانے دے سکتی ہوں مجھے یہ رشتہ دل وجان سے منظور ہے۔ماں جی نے نہایت خوش ہوتے ہوئے کہا۔

میں بھی اپنے بھتیجے پر کیسے کسی غیر کو ترجیح دے سکتی ہوں میں بھی بہت خوش ہوں۔

سجل بیٹا! مٹھائی لے آؤ منہ میٹھا کرتے ہیں۔ماں جی نے کہا

چلیں سب اندر چلتے ہیں مٹھائی بھی وہیں کھاتے ہیں اور اجالا بیٹی سے بھی مل لیتے ہیں۔

اجالا لاؤنج میں بیٹھی فون پر کوئی ناول پڑھ رہی تھی کہ سب کو ایک ساتھ خوشی سے اندر آتے دیکھ کر حیران ہوئی۔

سب سے پہلے ماں جی نے گلے لگا کر پیار دیا۔

مبارک ہو بیٹا تمہاری بات پکی کر دی ہے۔

اس کے بعد باقی سب نے مٹھائی کھلائی اور پیار کے ساتھ ہمیشہ خوش رہنے کی دعائیں دی۔

بھئی یہ تو ہتھیلی پر سرسوں جمانے والی بات ہو گئی یشعل اور مہراب کو پتہ چلا تو وہ بہت ناراض ہوں گے اور آیان وہ تو بہت ناراض ہو گا کہ اکلوتی بہن اور اکلوتے دوست کی بات پکی ہو گئی اور مجھے بتایا نہیں۔

ماں جی نے خدشہ ظاہر کیا۔

اکلوتے بھائی اور اکلوتے دوست کو رات کو اتنے لیٹ آنے کی سزا تو ملنی چاہیے نا اور تو اور جن صاحب کی بات پکی ہو رہی وہ بھی گھر سے باہر ہیں۔ نہال صاحب نے ہنستے ہوئے کہا۔

ایسا کرتے ہیں بچوں سے بات کر کے چھوٹا سا منگنی کا فنکشن رکھ لیتے ہیں۔ کیوں اجالا بیٹا ماں جی نے اجالا سے پوچھا

ماں جی میرا خیال ہے منگنی ایک ناپائیدار سا رشتہ ہے جس کی شرعی بھی کوئی حیثیت نہیں اگر آپ لوگ کرنا چاہتے ہی تو نکاح کر دیں اگر نہیں تو یہی کافی ہے۔

صحیح کہہ رہی ہے اجالا بیٹی، میں بھی اس بات سے متفق ہوں

کمال صاحب نے اجالا کی بات سے اتفاق کیا۔

کیوں نا آیان کے لیے امثال کو مانگ لیا جائے سب گھر کے بچے ہیں ساتھ پلے بڑھے ہیں آگے بھی ساتھ رہیں گے۔ کیا خیال ہے سجل بیگم نے پوچھا۔

نیک خیال ہے بیگم صاحبہ نہال صاحب نے جواب دیا۔

ہمیں بھی اتفاق ہے بھابھی آپ کی بات سے۔ کمال صاحب اور عدن بیگم بیک وقت بولے۔

آیان سے پوچھ لیں پھر کل چلتے ہیں ان کی طرف۔

چلیں صحیح ہے۔

ہم بھی چلتے ہیں اب رات بہت ہو گئی ہے کمال صاحب اور عدن اٹھ کھڑے ہوئے۔

باقی لوگ بھی سونے کے لیے چل دیا۔

○○○○○○○○○○○○○○○○

عمیر کی رات آج پھر سوچوں میں گزری تھی۔

اجالا کے ساتھ گزرا ایک ایک پل یاد آرہا تھا

جب سے آیان نے اجالا کے لیے آئے رشتے کا بتایا تھا اس کا دل بے چین ہو گیا تھا۔

○○○○○○○○○○○○○○○○

● ● ● ● ● ● ●

کیا کچھ فائنل کیا اس رشتے کا؟

ناشتہ کرتے ہوئے آیان نے نہال صاحب سے پوچھا۔۔

ریجیکٹ کر دیا۔انہوں نے آرام سے جواب دیا۔

مگر کیوں اتنا اچھا رشتہ تھا ہر لحاظ سے ٹھیک تو آپ نے انکار کیوں کیا۔وہ حیران ہوا۔

بیٹا جی ہم نے رشتہ کہیں اور فائنل کر دیا ہے اب کی بار ماں جی نے جواب دیا۔

ایسے کیسے اور کہاں؟ میں بڑا بھائی ہوں اجالا کا اور آپ لوگ مجھے بتائے بغیر کیسے کسی انجان لڑکے کے ساتھ اس کا رشتہ فائنل کر سکتے ہیں۔وہ صدمے سے بولا تو اس کی شکل دیکھ کر اجالا نے بمشکل اپنی ہنسی پر بند باندھا۔

باقی تینوں احباب کا بھی یہی حال تھا۔

وہ انجان لڑکا آپ کا بیسٹ فرینڈ، میرا بھتیجا اور گھر کا بیٹا ہے۔سجل کاظمی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

کون 😑 عمیر، آیان کو بات سمجھ کر جھٹکا لگا۔

ساتھ یہ سوچ کر ہنسی بھی آئی کہ وہ تو رات کو خود ایموشنل ہو رہا تھا کہ اجالا اب دور چلی جائے گی۔

چلو اچھا ہی ہوا وہ پر سکون ہو کر ناشتہ کرنے لگا۔

بیٹا آپ کو کوئی پسند ہے تو بتاؤ پھر اب کی ساتھ شادی کر دیں۔آپ تو بڑے ہوا جالا اور عمیر سے۔ماں جی نے آیان کو مخاطب کیا۔

جیسے آپ لوگ چاہیں۔مجھے کوئی بھی پسند نہیں۔اس نے بھی عمیر کی طرح بڑوں کو اختیار دیا۔

تو پھر امثال کے لیے بات کر لیں کوئی اعتراض تو نہیں ہے ؟نہال صاحب نے پوچھا۔

مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

● ● ● ● ● ● ● ● ●

For more visit (exponovels.com)

مہراب خان اور یشعل سے بات ہو چکی تھی آیان اور امثال کا رشتہ بھی پکا ہو چکا تھا۔

میرا خیال ہے نکاح کی کوئی ڈیٹ فائنل کر لینی چاہیے۔ مہراب صاحب نے کہا۔

آج سے ٹھیک پندرہ دن بعد بیس مئی کو دونوں کا نکاح اور رخصتی اور ۲۲ کو ولیمہ، کیا خیال ہے؟

سب مردوں نے ماں جی کی بات سے اتفاق کیا مگر عورتوں کی وہی ٹیپیکل بات کہ اتنی جلدی تیاری کیسے ہو گی۔

بھئی تیاری کیسی، جہیز وغیرہ کا تو کوئی جھنجٹ نہیں ہے۔ سب کے پاس اللہ کا دیا بہت ہے۔ اور رہی بات باقی تیاریوں کی تو فنکشن سب ہال میں ہونے ہیں اور کپڑے جوتے ریڈی میڈ مل جاتے ہیں ان چیزوں کے لیے دو ہفتے بہت ہیں۔ کمال صاحب نے جواب دیا۔

● ● ● ● ● ● ● ● ● ●

شادی کی تیاریاں عروج پر تھیں روز مالز کے چکر لگ رہے تھیں سب خواتین اپنے بچوں کی خوشیوں کے لیے کوئی کسر باقی نہیں رکھنا چاہ رہیں تھیں۔

امثال خود بڑھ چڑھ کر اپنی شاپنگ کر رہی تھی، رہی اجالا وہ ہمیشہ کی طرح اپنی مرضی سے خود اپنے ڈریسز ڈیزائن کر رہی تھی، اگرچہ وہ لٹریچر کی سٹوڈنٹ تھی ساتھ ساتھ ایک اچھی ڈیزائنر بھی تھی۔

بڑوں کا خیال تھا کہ کمبائن فنکشن کیے جائیں سب کے ایک ساتھ مگر ینگ جنریشن کے مطابق ایسے وہ اپنے دوستوں کے فنکشنز انجوائے نہیں کر سکیں گے سو طے پایا گیا کہ پہلے اجالا اور عمیر کا نکاح، پھر آیان اور امثال کا نکاح اور پھر مہندی کے فنکشنز اور پھر ولیمہ کر دیا جائے۔۔

●○ ●○ ●○ ●○ ●○ ●○ ●○

آج نکاح کا فنکشن تھا پہلے اجالا اور عمیر کا نکاح ہونا تھا۔ اجالا نے خود کا ڈیزائن کیا ہوا ریڈ میرون لہنگا گولڈن شرٹ کے ساتھ اور میرون اپر پہنا تھا۔ ہمیشہ کی طرح حجاب لیے وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔

عمیر بھی سفید شیروانی جس پر گولڈن ایمبرائیڈری ورک تھا پہنے ہوئے بہت وجیہہ لگ رہا تھا۔

●○ ●○ ●○ ●○ ●○ ●○ ●○

نکاح میرج ہال میں ہونا تھا اور پھر وہیں سے رخصتی۔۔

نکاح خیر و عافیت کے ساتھ ہو چکا تھا۔ سب بہت خوش لگ رہے تھے مگر رخصتی کے وقت اجالا جب سب سے ملی تو سب کی آنکھیں نم ہو گئیں۔ کوئی کتنا ہی برداشت والا کیوں نہ ہو یہ لمحہ ہی ایسا ہوتا ہے جب آنکھیں نم ہو ہی

جاتی ہیں۔ ظاہر ہے صرف تین بولوں سے ایک لڑکی پوری زندگی بدل جاتی ہے۔اپنوں کی دعاؤں میں قرآن سینے سے لگائے وہ عمیر کے سنگ رخصت ہو چکی تھی۔

● ● ● ● ● ● ● ● ●

آج امثال اور آیان کا نکاح تھا اس کے بعد شادی کے باقی فنکشنز ہونے تھے۔
امثال تیار ہونے پارلر جا چکی تھی اس کے ساتھ مہراب صاحب کے کزن کی بیٹی مر حا گئی تھی۔
عمیر اور اجالا نے آیان کی طرف سے شامل ہونا تھا۔

اجالا لائیٹ ڈسٹ پنک کلر کی کام والی کمیز اور پلازو کے ساتھ دوپٹہ اور سر پر ہمیشہ کی طرح حجاب لیے بہت پیاری لگ رہی تھی۔
عمیر بھی سفید کرتا پاجامہ اور بلیو واسکٹ پہنے بہت زیادہ ہینڈ سم لگ رہا تھا۔

وہ دونوں ایک ساتھ اجالا کے میکے پہنچے تو سب نے خوشدلی سے استقبال کیا۔ماں جی نے تو دونوں کی نظر اتاری۔
آیان بھی دوست اور بہن کو خوش دیکھ کر مطمئن ہو گیا تھا۔

تھینک یو! اجالا کو اتنا خوش دیکھ کر بہت اچھا لگ رہا ہے۔ میں تو سوچ رہا تھا تم بچپن سے امثال کو پسند کرتے رہے ہو کہیں بچپن کی محبت دل میں رکھ کر میری بہن کے ساتھ کوئی زیادتی نہ کر دو۔ آیان نے عمیر سے ملتے ہی کہا۔

For more visit (exponovels.com)

ابے سالے تمہاری بہن اب میری شریک حیات اور سب سے اچھی والی دوست ہے۔اس کی خوشیوں کے لیے میں سب کچھ کر سکتا ہوں۔اور رہی بات امثال کی تو مجھے کوئی محبت نہیں تھی اس سے،بس پسند تھی وہ بھی کب کی بھول گئی۔اور رہی بات اس کے خیالات کی تو اسے میرے جیسا جان چھڑکنے والا نہیں کھڑوس بندہ(بقول اس کے سیریس اینڈ سوبر پرسن 😂)چاہیے تھا تو پرفیکٹ میچ یو گیا۔میں اجالا کے ساتھ بہت خوش ہوں اور اسے ہمیشہ خوش رکھوں گا تو ٹینشن نی لے۔

باقی سب تو ٹھیک ہے یہ کیسی لینگویج استعمال کر رہا ہے تو میرے ساتھ ؟آیان نے اس کے چپ ہوتے ہی استفسار کیا؟

کونسی لینگویج؟عمیر نے بے خبری سے جواب دیا۔

یہ سالا کس کو کہہ رہا ہے تو،آیان نے آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا۔

ہونے والے دولہے راجہ اگر آپ کو یاد ہو تو کل ہی مابدولت کی آپ کی بہن سے شادی ہوئی ہے اس حساب سے آپ سالے لگتے ہیں رشتے میں۔۔۔اس نے رشتے پر زور دیتے ہوئے کہا۔

یہ رشتہ تو سنبھال کے رکھ ہم دوست اور کزنز ہی ٹھیک ہیں۔

اچھا چل اب چلتے ہیں مسز تمہاری ویٹ کر رہی ہے میرج ہال میں۔

وہ ہنستے ہوئے نیچے کی طرف چل دیے۔

آیان روایتی دولہا نہیں بنا تھا وہ سفید ایمبرائیڈرڈ کرتا پاجامہ اور براون شال گلے میں پہنے ہوئے بہت وجیہہ لگ رہا تھا۔

ماں جی کمال صاحب، نہال صاحب، سجل صاحبہ، عدن صاحبہ، اجالا اور عمیر ہال میں مہمانوں کو ریسیو کر رہے تھے۔ کہ دلہن کے آنے کا شور مچ گیا۔

امثال بلڈ ریڈ اور پیچ برائیڈل ڈریس میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔
یشعل صاحبہ اور مہراب صاحب کے حصار میں وہ ہال میں انٹر ہوئی۔
ایجاب و قبول کے بعد امثال اور آیان کو ایک ساتھ بٹھایا گیا۔ کچھ رسمیں کرنے بعد فوٹو شوٹ کیا گیا۔
کچھ وقت کے بعد دعاؤں کے سائے میں رخصت ہو کر وہ سسرال روانہ ہو گئی۔

گھر آنے پر بھی کچھ رسمیں کرنے کے بعد امثال کو آیان کے روم میں بھیج دیا گیا۔

For more visit (exponovels.com)

اجالااور عمیر آیان کے روم کادروازہ روکے کھڑے تھے۔

ہاں بھئی یہاں کس خوشی میں راستے روکے کھڑے ہو؟آیان نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

بھائی نیگ ؟اجالانے ہتھیلی پھیلاتے ہوئے کہا۔

کیاچاہیے گڑیا؟آیان نے پوچھا

کچھ بھی..اجالانے معصومیت سے کہا۔

کیامطلب کچھ بھی،بیٹالوگوں کی بہنیں کتنی بحث کرتی ہیں پیسوں کی ڈیمانڈز، گفٹس اور جانے کیاکیا،اور تم کچھ بھی۔

آیان حیران ہوتے ہوئے بولا۔

تم توجیسے جانتے ہی نہیں کے میری مسز بچپن میں ہی تیس سالہ دماغ اور میچورٹی لے کے پیداہوئی تھی۔پہلے بھی کبھی اسے دوسری لڑکیوں جیسی کوئی بھی حرکت کرتے ہوئے دیکھاہے۔عمیر نے اجالاکوپیار بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

For more visit (exponovels.com)

وہ تو ہے۔ ہماری گڑیا از دی ون اینڈ او نلی۔ آیان نے اس کی بات سے اتفاق کرتے ہوئے کہا۔اور پاکٹ سے چیک نکال کر دیا۔

ایکچولی گڑیا، میں کوئی گفٹ لینا چاہ رہا تھا لیکن تمہیں جیولری وغیرہ تو پسند نہیں جو ایسے موقعوں پر دی جاتی ہے تو میری ڈول اپنی مرضی سے جو چاہے لے لینا۔

اجالا چیک لیتے ہوئے نیچے کی طرف چل دی۔

عمیر بھی جانے لگا تھا کہ آیان نے پیچھے سے کھینچا۔
تو رک زرا ایک منٹ..

کیا ہے اب ؟ عمیر نے پوچھا۔

لوگوں کے دوست شادی پر دولہے کے ساتھ ہوتے ہیں تو یہاں میرے روم کے دروازے پر کیا کر رہا تھا، آیان نے ناراض ہوتے ہوئے پوچھا۔

وہ ایکچولی تمہاری کوئی اور بہن نہیں نہ تو میں اجالا کی ہیلپ کے لیے آیا تھا۔اب تو جا امثال ویٹ کر رہی ہو گی۔

ابے ایک دن میں زن مرید ہو گیا ہے تو، مجھ سے زیادہ تجھے نیچے جانے کی جلدی ہے، آیان نے ہنستے ہوئے اس کا مزاق اڑایا۔

ہاں تو جا، میں نے گھر بھی جانا ہے نا۔ گڈ نائٹ۔۔ عمیر نے ڈھیٹ بنتے ہوئے کہا۔

گڈ نائٹ، آیان بھی روم کی طرف چل دیا۔

وہ نیچے آیا تو سب لاؤنج میں بیٹھے تھے۔

عمیر بیٹا میں سوچ رہی تھی اجالا آج یہیں رک جائے تو مکلاوے کی رسم بھی ہو جائے گی۔عدن صاحبہ نے عمیر سے پوچھا۔

میرا خیال ہے ہم ولیمے کے بعد باقاعدہ مکلاوے کے لیے رکنے آئیں گے آج نہیں۔اس نے ڈائریکٹ انکار کیا تو سب کی ہنسی چھوٹ گئی۔

وہ تو ٹھیک ہے ولیمے کے بعد لیکن ہم کون، دلہن اکیلی رہنے آتی ہے نہ مکلاوے کی رسم کے مطابق، کمال صاحب نے مسکراہٹ دباتے ہوئے پوچھا۔

کوئی اکیلی نہیں آتی میں بھی آؤں گا ساتھ، پتہ نہیں یہ فضول رسمیں بناتا کون ہے۔

اس کے کہنے پر سب دوبارہ ہنسنے لگے۔

چلیں عمیر بیٹا! کوئی آپ کو آنے سے نہیں روک رہا۔ میں تو کہتا ہوں آج آپ سب لوگ رک جائیں یہاں۔
نہال صاحب نے کہا۔
نہیں یار، کل دو دو مہندیاں ہیں تو میرا خیال ہے چلنا چاہیے۔
آپ لوگ بھی ریسٹ کریں۔
وہ سب اپنے گھر کی طرف چل دیے۔

For more visit (exponovels.com)

رات کا تیسرا پہر تھا جب اجالا کی آنکھ کھل گئی۔ کافی کوشش کے بعد جب نیند نہ آئی تو وہ خاموشی سے اٹھ کر ٹیرس پر آگئی۔

عمیر کی اچانک آنکھ کھلی تو وہ بیڈ کی دوسری سائیڈ پر اجالا کو نا پا کر وہ حیران ہوا۔ ٹیرس کا دروازہ کھلا دیکھ کر وہ بھی اسی طرف آگیا۔
اہمممم اس نے گلا کھنکارا، مگر وہ نہ جانے کن سوچوں کے مدار میں داخل تھی ٹس سے مس نہ ہوئی۔

کافی دیر پاس کھڑے رہنے کے بعد اس نے آہستہ سے اس کا کندھا ہلایا تو بوکھلاتے ہوئے ہوش میں آئی۔

For more visit (exponovels.com)

آآپ کب آئے؟

ہمیں تو دنیا میں آئے پچیس، چھبیس سال ہو گئے۔ عمیر نے شرارت سے کہا۔

مم میرا مطلب ہے یہاں ٹیرس پر۔۔۔۔!

نہایت ہی سنجیدہ مزاج اجالا کے چہرے پر نہ چاہتے ہوئے بھی مسکراہٹ بکھر گئی۔

عین اسی وقت جب آپ نہ جانے کونسی دنیا میں پہنچی ہوئیں تھیں۔ ویسے آپس کی بات ہے اصولا تو آپ کو اب صرف میرے بارے میں سوچنا چاہیے۔ وہ تو آپ اندر بیٹھ کر میرا دیدار کر سکتی تھیں۔

وہ مجھے نیند نہیں آرہی تھی تو سوچا بار بار کروٹیں بدلنے سے آپ کی نیند بھی خراب ہو گی تو اس لیے یہاں آگئی۔

بائی داوے سوچ کیا رہی تھیں؟ عمیر نے دوبارہ پوچھا۔

کچھ خاص نہیں بس یہ سوچ رہی تھی کہ دیکھو تقدیر کے کھیل بھی نرالے ہوتے ہیں ہم اپنے لائف کے لیے جانے کیا کیا سوچتے ہیں، کیسے کیسے پلان بناتے ہیں مگر ہوتا وہی ہے جو اللہ تعالی چاہتے ہیں جو انہیں ہمارے لیے بہتر لگتا ہے۔۔

وہ معصومیت سے گویا ہوئی۔

کیا تم خوش نہیں ہو اس رشتے سے؟ عمیر کا دل اس کی بات سن کر نہ جانے کیوں اداس ہوا۔

میں کیوں ناخوش ہوں گی۔ اللہ کبھی بھی اپنے بندوں کے لیے غلط نہیں کرتے۔
میں بہت خوش ہوں اس رشتے سے، انکل، اور عدن ماما کے ساتھ تو میں بچپن سے رہی ہوں اپنے پیرنٹس سے بھی بڑھ کر وہ مجھ سے پیار کرتے ہیں۔ اس سے بڑھ جر خوشی کی بات ایک لڑکی کے لیے کیا ہو سکتی ہے۔

اور ان کے بیٹے کے بارے میں کیا خیال ہے؟ عمیر نے نظریں اس کے چہرے پر مرکوز کرتے ہوئے کہا تو وہ جھینپ سی گئی۔

ویسے میں سوچ یہ رہی تھی کہ کچھ لوگ ہوتے ہیں جنھیں بلاوجہ دوسروں کے تعلق میں دراڑ ڈلوانے کا شوق ہوتا ہے۔ پتہ نہیں ان لوگوں کو دوسروں کی لائف میں انٹرفیر کر کے کیا ملتا ہے۔ آپ کو پتہ وہ جو امثال کی کزن نہیں ہے مرحا، وہ مجھے لڑکیوں کو کہہ رہی تھی کہ اجالا کے ساتھ بہت غلط ہوا ہے، عمیر بچپن سے امثال سے محبت کرتا ہے اور عدن آنٹی نے زبردستی اسے اجالا سے شادی کے لیے مجبور کیا ہے اور پہلی محبت کبھی نہیں بھولتی وہ اجالا کو کبھی خوش نہیں رکھ پائے گا۔

اووہ تو آپ اس بات کے لیے اتنی رات کو جاگ رہیں ہیں۔۔ ویسے پہلی بات تو یہ ہے کہ اس نے تو اپنی طرف سے کہانی بنائی مگر حقیقت کیا ہے وہ آپ بھی جانتی ہیں اور میں بھی۔

ہاں میں امثال کو پسند کرتا تھا اور اس سے شادی بھی کرنا چاہتا تھا مگر انکار اس نے خود کیا تھا۔ اور مجھے وہ صرف پسند تھی، ایکچولی ہم سب بچپن سے ساتھ رہے ہیں آپ زرا ریزروسی رہتی تھیں تو آپ کے متعلق اتنا اندازہ نہیں تھا۔ تو مجھے لگتا تھا امثال کو میں اچھی طرح سے جانتا ہوں اور وہ بھی تو لائف اچھی گزر جائے گی۔ اور بس اتنا ہی، محبت والی کوئی بات نہیں ہے یہاں
اور ماما نے تو مجھ سے امثال کے لیے ہی پوچھا تھا میں نے خود انکار کیا تھا۔ اور آپ کو یاد ہو گا امثال ہمیشہ مجھ پر آیان کو ترجیح دیتی ہوتی تھی اسے وہ پسند تھا۔ شاید اسے اس سے محبت بھی تھی۔ اور اس کے علاوہ آپ بتائیں مجھ سے جو بھی شکایت ہے۔ بندہ ناچیز ابھی دور کر دیتا ہے۔

مجھے آپ سے کوئی شکایت نہیں ہے اور میں بہت خوش ہوں۔ آپ سے یہ سب اس لیے شئیر کیا کہ جیسے آج میرے سامنے یہ باتیں کی گئیں اسی طرح کل کو ہو سکتا ہے کہ آپ کو بھی کچھ کہے ہمارے درمیان غلط فہمی پیدا کرنے کی کوشش کرے تو پلیز یقین کرنے سے پہلے ایٹ لیسٹ ایک بار مجھ سے کنفرم کر کے گا۔

یہ حسد جو ہے نا یہ لوگوں کو کہیں کا نہیں چھوڑتا، حاسد لوگ نہ خود خوش رہتے ہیں اور نہ دوسروں کو رہنے دیتے ہیں۔

چلیں ٹھیک ہے۔ جیسا آپ کہیں۔ مجھے بہت اچھا لگا کہ آپ نے مجھ پر بھروسہ اور یقین کر کے مجھ سے یہ سب شئیر کیا۔ مجھے بھی انشاءاللہ ہمیشہ مخلص پائیں گی۔ کبھی شکایت کا موقع نہیں دوں گا۔۔

تھینک یو۔ محبت کے بغیر رشتہ چل سکتا ہے مگر بھروسہ اور اعتماد نہ ہو نا تو رشتے کا وجود ہی قائم نہیں ہوتا۔ اجالا نے آہستگی سے کہا۔

چلیں اب فجر کی آذان ہو رہی ہے باتیں تو اور بھی کرنے کا موڈ تھا۔

اب دن کو مہندی اور شام میں ولیمہ تو پھر فری ہو کے ڈھیر ساری باتیں ہونگی۔

عمیر نے گھڑی دیکھتے ہوئے کہا۔

چلیں وضو کر لیں ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔ عمیر اجالا کو حصار میں لیے اندر کی طرف بڑھا تو اجالا نہ چاہتے ہوئے مسکرا دی۔

ہیر ڈرائیر کی آواز سے امثال کی آنکھ کھلی تو اس نے آنکھیں ملتے ہوئے اٹھ کر زور سے انگڑائی لی۔ آیان نے مرر میں اس کی حرکت دیکھ کر بمشکل ہنسی روکی۔

جب نظر سامنے ہیر ڈرائے کرتے آیان پر پڑی تو وہ فوراسیدھی ہوتے ہوئے شرم کے مارے دوبارہ کمفرٹر میں گھسی۔

اب اٹھ جائیں نماز کا وقت نکل نہ جائے۔وہ اسے تاکید کرتا ہوا نماز پڑھنے لگا۔
پہلے مما اور اب یہ،امثال منہ بناتے ہوئے اٹھ کر ڈریسنگ روم کی طرف چل پڑی۔

السلام وعلیکم عدن ماما!
عدن صاحبہ کچن میں کمال صاحب کے لیے چائے بنا رہیں تھی وہ فجر کے بعد چائے پیتے تھے۔
وعلیکم السلام ماما کی جان۔

میرا بیٹا اتنی صبح اٹھ گیا؟انہوں نے اس کی پیشانی پر بوسہ دیتے ہوئے پوچھا۔

جی وہ نماز کے بعد سونے کا دل نہیں چاہ رہا تھا تو میں نیچے آگئی مجھے پتہ تھا آپ یہیں ہونگی۔
ہٹیں میں بنا دیتی ہوں چائے۔۔

For more visit (exponovels.com)

اچھا یہ بس بن ہی گئی ہے تم بس دیکھنا گر نہ جائے۔ میں پراٹھے بنالوں۔ ساتھ ہی ناشتہ کر لیتے ہیں دوپہر میں مہندی ہے تو بہت کام ہو گا۔

ہاں یہ صحیح ہے. ابھی ناشتے سے فری ہو کے باقی کام آرام سے نمٹ جائیں گے۔

دونوں ساس بہو باتیں کرنے کے ساتھ ساتھ کام کر رہیں تھیں اتنی دیر میں عمیر بھی آگیا۔

یہ اجالا آپ نے کب سے بریڈ لینی شروع کر دی، آپ کے مطابق یہ تو مریضوں کی غذا ہے۔اجالا کو بریڈ فرائی کرتے دیکھ کر اس نے پوچھا

نہیں میں تو آپ کے لیے کر رہی ہوں میں تو وہی کھاتی ہوں پراٹھا ہمیشہ کی طرح۔

بیٹا اب یہ موصوف بھی پراٹھا لینے لگے ہیں ناشتے میں۔عدن صاحبہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

اور رئیلی ماما۔پہلے تو یہ آیان بھائی اور امثال میرا مذاق اڑاتے تھے کہ اتنا ہیوی ناشتہ کون کرتا ہے۔

ہاں جی بیٹا اب امثال اور آیان کا تو پتہ نہیں انہیں چھ سات ماہ ہو گئے ہیوی ناشتہ کرتے ہوئے۔انہوں نے ہیوی پر زور دیتے ہوئے کہا تو عمیر کی ہنسی چھوٹ گئی۔
چلو اجالا بیٹا یہ آپ ٹیبل پر رکھو میں آپ کے پاپا کو بلا لاؤں۔

اچھی بہو بننے کی پوری کوشش کی جا رہی ہے۔عمیر نے پلیٹیں رکھتی اجالا کو چھیڑا۔

مت بھولیں کہ میں پہلے سے ہی ماما بابا کی اچھی بیٹی ہوں۔اس نے جتاتے ہوئے کہا۔

اوہ واقعی!!!! پھر ضرور اچھی بیوی بننے کی کوشش ہو رہی ہے۔اس نے پھر سے چھیڑا۔

اجالا نے اب کی بار کوئی جواب نہیں دیا تو عمیر نے ہنستے ہوئے کہا اب بھی کہو نا میں پہلے ہی اچھی بہن ہوں۔😂😂😂😂😝۔

اتنے میں کمال صاحب آ گئے خوشگوار ماحول میں ہلکے پھلکے مذاق کے ساتھ ناشتہ کیا گیا۔

وہ سب ناشتہ کر کے باتیں کر رہے تھے کہ کمال صاحب کا فون بجا۔

نہال کا فون تھا وہ کہہ رہا کہ یشعل اور مہراب امثال کا ناشتہ لے کہ آ رہے ہیں اور ہم لوگ بھی آ جائیں تو سب ایک ساتھ ناشتہ کر کے مہندی کے انتظامات دیکھیں۔

میں نے کہا ہم ناشتہ کر چکے ہیں اور ویسے بھی کچھ دیر میں ادھر ہی آ رہے ہیں۔آپ لوگ کر لیں ناشتہ۔

ہاں صحیح ہے وہ آرام سے ناشتہ کر لیں ہم چلتے ہیں ادھر ہی۔اور آپ عمیر بیٹا آپ لوگ کچھ دیر ریسٹ کریں اور پھر سیلون سے تیار ہو کر ایک ہی بار آجایئے گا ادھر۔عدن صاحبہ نے کہا

جی ٹھیک ہے آپ بے فکر رہیں۔۔اجالا نے اثبات میں سر ہلایا۔

یہ کہہ کے وہ دونوں کاظمی ہاؤس چل دیے

آیان نماز کے بعد دوبارہ لیٹ گیا تھا مگر امثال پھر سے گہری نیند سو چکی تھی۔

امثال اٹھو۔۔وہ دو بار اسے جگا چکا تھا مگر وہ ہمم کر کے دوبارہ سو چکی تھی۔

امثال اٹھو۔اب کی بار آیان نے اچھا خاصا جھنجوڑا۔

کیا ہے ابھی تو سوئی تھی۔اس نے برا مانتے ہوئے کہا۔

کیا!!!!! ابھی سوئی تھی تم۔۔رات گیارہ بجے سے سو رہی ہو اور اس کے درمیان تم نے دس منٹ اٹھ کے نماز پڑھی اور اب نو ہونے والے ہیں جلدی سے اٹھو پانچ منٹ میں تم تیار ہو کے آؤ۔

یشعل آنی ناشتہ لے کے آئی ہوئی ہیں نیچے۔

For more visit (exponovels.com)

کیا!!!!!!!

ماما کدھر گئی ہیں وہ شاید نہیں یقیناً ابھی بھی نیند میں تھی۔

امثال ہوش میں آؤ، تم سسرال میں ہو اور ماما تمہارا ناشتہ لے کر آئی ہیں
بات سمجھ میں آئی تو فوراً وہ واش روم کی طرف بھاگی۔

وہ جب نیچے آئے تو سب ان کا ہی ویٹ کر رہے تھے۔ ناشتہ کرنے کے بعد امثال مرحا کے ساتھ روم میں آ گئی۔

ہاں بھئی کیسے ہیں میرے جیجو!

آیان اچھے ہیں پہلے سے ہی اور یہ جیجو جیجا لفظ نہیں یوز کرنا بھائی بولا کرو۔
یہ آیان کی پرسنالٹی پر سوٹ نہیں کرتا۔

اچھا امثال تم سے ایک بات کرنی تھی۔ تم کسی سے ذکر نہیں کرنا۔ مرحا رازداری سے بولی

ہاں بولو۔ امثال متوجہ ہوئی۔

ہے۔

وہ تمہاری نند نہیں ہے اجالا وہ کل مجھے بتارہی تھی کہ وہ خوش نہیں ہے اور اس سب کی وجہ تم ہو۔

ہیں میں کیسے امثال حیران ہوئی۔

وہ ایسے کہ عمیر بچپن سے تم سے محبت کرتا ہے اور وہ ابھی بھی تمہارے بارے میں ہی سوچتا ہے اور اجالا کے ساتھ اس کا رویہ ٹھیک نہیں ہے۔اور وہ مجھے کہہ رہی تھی کہ امثال کو نہیں بتانا
وہ خود تو چلی گئی مگر امثال کو سوچوں کے بھنور میں چھوڑ گئی۔

ایسا کیسے ہو سکتا ہے،اجالا اور عمیر تو بہت خوش تھے کل،دونوں ایک ساتھ کتنے خوش اور اچھے لگ رہے تھے اور اجالا مجھے بتانے سے کیوں منع کرتی۔وہ تو میری بیسٹ فرینڈ ہے اگر کوئی بات ہوتی تو وہ مجھ سے بات کرتی ایسا نہیں ہو سکتا۔وہ اونچی آواز میں بڑبڑا رہی تھی جب آیان روم میں داخل ہوا۔

کیا ہوا ہے پریشان کیوں ہو؟کیا ہوا اجالا کو اور کیا نہیں ہو سکتا اجالا کے بارے میں سن کے وہ فکر مند ہوا۔

وہ بھی اسے ساری بات بتاتی چلی گئی۔وہ چاروں بچپن سے ہی آپس میں کوئی بات نہیں چھپاتے تھے۔
اس کی بات غور سے سننے کے بعد آیان نے اسے کندھوں سے پکڑ کر بیڈ پر بٹھایا۔

ریلیکس ہو جاؤ۔ایسا کچھ نہیں ہے۔پہلے مجھے بھی یہی لگتا تھا مگر کل اجالا اور عمیر ایک ساتھ کتنے خوش لگ رہے تھے اور میں نے عمیر سے پوچھا بھی تھا وہ کہہ رہا تھا کہ وہ تمہیں پسند کرتا تھا مگر محبت نہیں تھی۔اس دن جب رات کو لان میں تم اور اجالا بات کر رہیں تھیں تو ہم نے وہ ساری بات سن لی تھی تو عمیر پیچھے ہٹ گیا کہ اگر ایک انسان کی مرضی نہ ہو تو پھر رشتہ زبردستی نہیں چل سکتا۔اور پتہ ہے اجالا کے لیے زوہان علی کا رشتہ آیا تھا۔میں

نے عمیر سے ڈسکس کیا تو وہ اپ سیٹ سا ہو گیا تھا لیٹ نائٹ آفس میں بیٹھا رہا تھا اور جب عدن آنی نے اس سے تمہارے لیے پوچھا تو اس نے منع کر دیا کہ امثال کے علاوہ کوئی بھی۔ اگر اس کے دل میں کوئی ایسی بات ہوتی تو وہ منع کیوں کرتا۔ اور جب اسے پتا چلا کہ اجالا کی شادی زوہان سے نہیں اس سے ہو رہی ہے تو بہت خوش ہوا تھا۔ مرحا کو ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔

ہاں نہ غلط فہمی ہوئی نہیں وہ ہماری دوستی میں غلط فہمی پیدا کرنے کی کوشش کر رہی ہے اسے پہلے بھی میری اور اجالا کی دوستی پر اعتراض تھا۔

اور اجالا اس سے بات کیوں کرتی ایسا کچھ نہیں ہے۔

وہ مطمئن ہو گئی تھی۔

چلو اپنا سامان لو اور گیٹ پر آؤ عمیر اور اجالا ویٹ کر رہیں ہیں۔ عمیر تم لوگوں کو ڈراپ کر کے واپس آئے گا مجھے یہاں کام دیکھنے ہیں واپسی پر ہم تیار ہو کے آپ لوگوں کو لینے آئیں گے۔

وہ گیٹ پر آئی تو عمیر کی گاڑی میں اجالا بیک سیٹ پر بیٹھی دروازہ کھولے اس کی منتظر تھی۔ سامان آگے رکھ کے پیچھے آجاؤ.

اجالا کے کہنے پر وہ سامان رکھ کے پیچھے اس کے پاس آگئی۔

تم دونوں کے درمیان کوئی ناراضگی چل رہی ہے کیا؟اس نے پوچھاتو عمیر اوراجالادونوں نے حیرت سے اسے دیکھا

نہیں توکیوں ں ں ں؟
دونوں ایک ساتھ بولے۔

وہ کیاہے ناکہ نئی نئی شادی ہوئی اوردلہن پچھلی سیٹ پر بیٹھی ہے۔اس نے کہاتواجالا کی ہنسی چھوٹ گئی۔

میں بھی یہی کہہ رہاتھامگراجالا کوہی اپنی بیسٹی سے باتیں کرنی تھی

دیکھ لیں جناب بیسٹی کے خیالات،اسی کے لیے مجازی خداکواگنور کیا تھا۔
اووجناب،یہ کایاپلٹ کب سے ہوئی؟وہ اس کا طرز تخاطب سن کے اس کا طنز نظرانداز کر گئی۔

اچھااجالاایک بات بتاؤتم خوش ہو؟اس کاسوال سن کر دونوں کی ہنسی چھوٹ گئی۔

کیاہوتم لوگ ہنس کیوں رہے ہو۔
وہ اس لیے کہ ہر کسی کولگ رہاہے کہ میں اوراجالاخوش نہیں ہیں۔

یار کیا آپ لوگوں کو دکھ نہیں رہا کتنے خوش ہیں اب کیا لائیو رومینس کر کے دکھائیں۔ عمیر نے زچ ہوتے ہوئے کہا تو اجالا شرم سے سرخ ہو گئی۔

اچھا اچھا مجھے پتا ہے تم خوش ہو مگر اور کس نے کہا ہے۔

یار امثال مائنڈ نہیں کرنا تمہاری کزن مرحا نے کل سب لوگوں کو بتایا ہے کہ میں اور عمیر آپس میں خوش نہیں ہیں کیونکہ عمیر ابھی بھی تم سے محبت کرتا ہے۔ اجالا نے اسے بتایا

مائنڈ نہیں کروں گی میں گھر جا کر سب سے پہلے اس مرحا کمینی کی جان لوں گی میں اس نے اجالا کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

وہ دونوں حیران ہوئے۔

اور وہ مجھ سے کہہ رہی تھی کہ اجالا نے اسے بتایا ہے کہ عمیر کا اس کے ساتھ بی ہیویئر اچھا نہیں ہے میری وجہ سے اور اجالا نے اسے مجھے بتانے سے منع کیا ہے۔ آیان کہہ رہے کہ اسے کوئی غلط فہمی ہوئی ہے مگر غلط فہمی تو وہ ہمارے درمیان پیدا کر رہی ہے۔

ویسے اجالا بھی رات کو یہی کہہ رہی تھی اب دیکھو ہمیں ایک دوسرے پر بھروسہ ہے تو ہم نے کسی دوسرے کی بات پر یقین کرنے سے پہلے اسے کلیر کر لیا مگر ہماری جگہ کوئی اور ہوتا تو کتنے رشتے ٹوٹتے اگر اجالا اس کی بات پر

یقین کر لیتی تو وہ مجھ پر شک کرتی میاں بیوی کے رشتے میں دراڑ پڑتی۔ ادھر تم دونوں کی بچپن کی دوستی ختم ہوتی۔ اور بہن کے لیے آیان اور میری دوستی میں بھی فرق آجاتا۔ اور تمہارے اور آیان کے رشتے پر بھی اثر پڑتا۔ مگر دیکھو مل کر کلئیر کر لینے سے نا صرف ہماری دوستی بلکہ تین گھر تباہ ہونے سے بچ گئے۔

■■■■■■■■■■■■■■■■■■■■■

بہت سے لوگ ہوتے ہیں جو دوسروں کو خوش نہیں دیکھ سکتے نہ تو خود خوش رہتے ہیں اور نہ دوسروں کو رہنے دیتے ہیں۔

میاں بیوی کا رشتہ ہو، دوستی ہو یا کوئی بھی رشتہ تب تک قائم نہیں رہ سکتا جب تک اس میں بھروسہ اور اعتماد نہ ہو۔

■■■■■■■■■■■■■■■■■■■■■

وہ دونوں تیار ہو کر آیان لوگوں کا ویٹ کر رہیں تھیں کہ اجالا نے پوچھا

کیا سوچ رہی ہو؟

یار سوچ رہی ہوں کہ مرحا کو چلو ہماری دوستی پر اعتراض تھا مگر اتنی بڑی بات وہ کیسے آرام سے کر گئی۔

چھوڑو تم موڈ خراب نہیں کرو، شکر کرو کہ ہمیں کئیرنگ اور بھروسہ کرنے والے ہسبینڈ ملے ورنہ کچھ لوگ تو ایسے الزامات سن کر طلاق دینے میں دیر نہیں لگتے۔ آرام سے مہندی اور ولیمہ ہو جائے تو مرحاسے بھی نمٹ لیں گے۔

عمیر اور آیان دونوں سیاہ سوٹ میں بہت وجیہہ لگ رہے تھے۔ اجالا نے لائیٹ ییلو کلر کا غرارا اور کام والی شرٹ اور ساتھ ہمیشہ کی طرح حجاب لیا تھا اور بہت پیاری لگ رہی تھی۔ امثال نے گرین لہنگا جس پر ملٹی کلرز کی ایمبرائیڈری تھی اور شورٹ سرٹ کے ساتھ اورنج نیٹ دوپٹہ لیا تھا۔

دونوں کپلز ایک ساتھ لان میں داخل ہوئے تو سب کی نظریں ان کی طرف اٹھ گئیں۔ سب کو ایک ساتھ صوفے پر بٹھایا گیا۔

پورے لان کو پھولوں سے سجایا گیا تھا۔

دائیں طرف آیان اور بائیں طرف عمیر اور درمیان میں دونوں دلہنوں کو بٹھایا گیا۔

سب سے پہلے ماں جی اس کے بعد باقی گھر کے بڑوں نے کپلز کی صورت میں سب کو مہندی لگائی اور نیگ دیا۔

تقریبا اڑھائی بجے یہ خوبصورت سا فنکشن اپنے انجام کو پہنچا۔

سب نے کچھ دیر ریسٹ کا فیصلہ کیا کیونکہ رات کو ولیمہ کے انتظامات بھی دیکھنے تھے۔

آیان روم میں جا کر کچھ دیر کے لیے سو گیا تھا۔ وہ کافی صبح کا جاگا ہوا تھا اور کام کی وجہ سے تھکن بھی تھی۔

اور امثال وہ تو جیسے نیند اسی کے لیے بنی تھی، وہ تو فنکشن میں بھی تقریبا سوتی ہی رہی تھی روم میں جا کر بغیر چینج کیے سو گئی۔

For more visit (exponovels.com)

عمیر اور اجالا بھی ادھر ہی تھے وہ تو آدھی رات سے جاگے ہوئے تھے چینج کر کے کچھ دیر کے لیے سو گئے تھے۔
باقی سب بھی تقریبا سو ہی رہے تھے۔

ساڑھے پانچ بجے ماں جی کی آنکھ کھلی تو دیکھا چھوٹے بڑے سب سو رہے ہیں تو انہوں نے بڑوں کو جگایا۔

وہ سب لاؤنج میں آ کے بیٹھے۔
سجل کاظمی، عدن اور یشعل کچن میں چائے بنانے چلی گئیں کہ چائے وغیرہ کے بعد ولیمہ کے کام شروع کیے جائیں۔

سجل چائے اور یشعل باقی لوازمات تیار کر رہیں تھیں عدن نے برتن وغیرہ سیٹ کر کے رکھے۔

عدن آپ جائیں بچوں کو جگائیں۔ سجل صاحبہ نے کہا تو وہ اوپر کی طرف چل دیں۔

وہ اجالا کے روم کی طرف جا ہی رہیں تھیں کہ وہ آگے سے آتی دکھائی دی۔

اچھاہوامیری بیٹی خود ہی آگئی میں جگانے آرہی تھی۔ باقی سب کو بھی اٹھاؤ

عمیر تواٹھ گئے وہ بھائی بھی آگئے وہ کہہ ہی رہی تھی کہ آیان اور عمیر دونوں بھی آگئے۔

چلوآپ لوگ اٹھ گئے توامثال کو بھی اٹھاؤاور نیچے آکر چائے پیو تھوڑاٹائم رہ گیااب۔

وہ کہتے ہوئے نیچے کی طرف چل دیں۔

اجالا یار جاؤامثال کواٹھاؤوہ نہیں اٹھ رہی پتہ نہیں اتنی نیند کہاں سے لاتی ہے یہ لڑکی۔

اس نے لاچارگی سے کہاتو عمیر اور اجالا کی ہنسی چھوٹ گئ

وہ اجالا کوامثال کی طرف بھیج کر خود عمیر کے ساتھ نیچے چل دیا۔

اٹھ گئے بچے! سجل نے پوچھا۔

باقی تواٹھے ہوئے امثال سورہی تھی اجالااٹھارہی ہے اسے۔

یہ لڑکی تونہیں اٹھنے والی جب تک اسے بیڈ کے اوپر سے کھینچ کر نیچے نہ اتارا جائے یشعل نے شرمندگی اور کچھ غصے سے کہا۔

آیان نوٹ کرلے ممانی کی ٹپس!

ممانی ادھر ڈیلیور کیجیے گا اپنی مفید ٹپس امثال کو اٹھانے کی، ابھی میرا دوست ناکام ہو کر اجالا کو اس کام پر لگا کر آیا ہے۔ عمیر نے ان کی بات سن کر آیان کو چھیڑتے ہوئے کہا۔

پتہ ہے صبح نماز کے بعد وہ پھر سو گئی نو بجے میں نے اٹھایا کہ اٹھو یشعل آنی آ گئی ہیں تو آگے سے پوچھتی ہے کہاں گئی ہوئیں تھیں ماما۔

نیند میں یہ بھی یاد نہیں رہا کہ محترمہ اب شادی شدہ ہیں۔ آیان نے بتایا تو ماں جی سمیت سب ہنسی سے بے قابو ہو گئے۔

اتنے میں اجالا اور امثال بھی آ گئیں۔

ولیمہ کا فنکشن مارقی میں ہونا تھا اس لیے مرد حضرات سب مارقی روانہ ہو گئے اور خواتین لان کی صفائی میں لگ گئیں۔

کمال صاحب، نہال صاحب اور مہراب صاحب نے کھانے وغیرہ کا انتظام سنبھالنا تھا۔ اور عمیر اور آیان نے ڈیکوریشن

اجالا اور امثال پارلر جا چکی تھیں۔

عمیر اور آیان دونوں نے تھری پیس پہنا تھا، اجالا نے لائیٹ پرپل فرنٹ اوپن فراک اور لہنگا پہنا تھا، اور امثال نے ریڈ وائٹ انگر کھا فراک پہنا تھا۔

سب بہت پیارے لگ رہے تھے۔

ولیمہ میں بہت زیادہ لوگ انوائیٹڈ تھے۔ ان سب کے یونیورسٹی فرینڈز، بزنس فرینڈز اور سب رشتہ دار۔

ولیمہ تقریباً آدھی رات تک چلتا رہا پھر سب اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہو گئے۔

عمیر آتے ہی ڈریسنگ روم سے نائٹ ڈریس لے کر چینج کرنے چلا گیا تھا، وہ شاور لے کر آیا تو اجالا جیولری اور حجاب وغیرہ اتار چکی تھی

نیند تو نہیں آرہی! عمیر نے اچانک پوچھا تو اجالا کو عجیب سا لگا

نن نہیں دن کو کافی سو لیا تھا۔ اس نے اٹکتے ہوئے جواب دیا

چلو آپ چینج کر لو میں کافی بنا کر لاتا ہوں، ٹیرس پر آجانا۔

وہ شاور لے کر آئی تو ہیر برش کر کے ٹیرس کی طرف چل دی۔

ٹیرس پر قدم رکھتے ہی اسے حیرت کا جھٹکا لگا۔ بلیک آرٹیفیشل فلاورز اور کپڑے کی ڈیکوریشن کی گئی تھی، اور ٹیبل پر گفٹس کے ساتھ بلیک ہی کیک

عمیر نے بھی بلیک ٹی شرٹ پہن رکھی تھی اور سب سے زیادہ حیران کن بات یہ کہ وہ بھی بلیک شرٹ اور ٹراؤزر پہن کر آئی تھی۔

وہ تو بالکل بھول ہی چکی تھی کہ آج ۲۹ مئی ہے اس کا برتھ ڈے۔۔

جنم دن مبارک مسز عمیر۔۔

عمیر نے مسکراتے ہوئے کہا تو اسے بے انتہا خوشی ہوئی۔

وہ خاموشی سے چلتے ہوئے ٹیبل تک پہنچی۔ عمیر نے اس کا ہاتھ پکڑ کر کیک کٹ کیا،

کیک پر لکھا تھا

For more visit (exponovels.com)

.Happy Birthday My Everything

عمیر نے ایک چھوٹا سا پیس اسے کھلایا۔

کیونکہ برتھ ڈے آپ کی ہے تو پہلے آپ کھاؤ اور پھر بڑا سا پیس مجھے کھلاؤ۔

عمیر نے کہا تو وہ کھکھلا کر ہنس پڑی

تھینک یو سو مچ میرے لیے اتنا سب کرنے کے لیے۔اس نے آہستگی سے کہتے ہوئے سر عمیر کے کندھے پر رکھ دیا۔

تمہارا ابھی بہت شکریہ میری زندگی میں آنے کے لیے اور مجھے اتنی خوشیاں۔دینے کے لیے۔

پتا ہے جب ہم چھوٹے تھے نہ تو ایک بار میں بابا کے ساتھ لاہور گیا تھا اور وہاں سے ایک پیاری سی بلیک کلر کی ڈائری لے کر آیا تھا۔جب آپ لوگوں کو دکھانے گیا تو آپ نے کہا کہ یہ میرے فیورٹ کلر کی ڈائری ہے تو اس پر سب سے پہلے میں لکھوں گی۔اس وقت آپ مجھے بہت کیوٹ لگی تھی۔

تو آپ نے اس پر لکھا

Ujala

Umair

Ayaan

..Imsaal

اور ساتھ ایک شعر لکھا

تیری دعا ہے تیری آرزو ملے تجھ کو

میری دعا ہے تیری آرزو بدل جائے۔۔

اور پھر آیان نے کہا کہ عمیر کے ساتھ آیان لکھنا تھا اور پھر امثال اور اجالا تو آپ نے معصومیت سے کہا کہ عمیر اور اجالا دونوں یو سے بنتے ہیں اس لیے وہ ساتھ سوٹ کرتے ہیں اور آیان اور امثال میں دو بار اے آتا ہے اس لیے وہ دونوں ساتھ سوٹ کرتے ہیں۔

اور کیا پتہ وہ کوئی قبولیت کی گھڑی تھی۔ ہمیشہ کے لیے ہمارا نام ایک ساتھ لکھ لیا گیا۔

اور جب میں نے آپ سے پوچھا کہ اس شعر کا مطلب کیا ہے تو آپ نے کہا

عمیر مجھے اس کا مطلب نہیں آتا مجھے صرف علامہ اقبال بہت پیارے لگتے ہیں اور ان کا یہ شعر بھی مجھے بہت پیارا لگتا ہے اس لیے میں نے یہ لکھ کر دیا۔

اور شاید اس شعر کو بھی قبولیت مل گئی اور واقعی میں میری آرزو بدل ہی گئی۔۔۔۔

اور بے شک اللہ سبحانہ و تعالی ہمیشہ اپنے بندوں کو غلط سے بچاتا ہے اور بہترین عطا کرتا ہے۔۔۔

ختم شدہ

For more visit (exponovels.com)